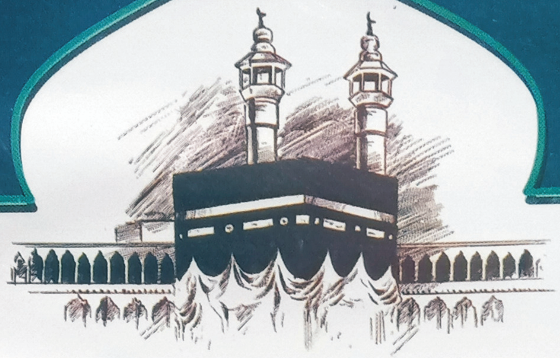


مالکِ عالم سرورِ عالم

غیر منقوط مجموعۂ حمد و نعت



خورشید ناظر

بسم الله الرحمن الرحيم

مالکِ عالم سرورِ عالم

غیر منقوط مجموعۂ حمد و نعت

خورشید ناظر

منظوم سیرت نگار "بلغ العلیٰ بکمالہٖ" منظوم شرح نگار "اسماء الحسنیٰ"،
اسمائے محمد ﷺ کی منفرد منظوم شرح "حسنت جمیع خصالہٖ" غیر منقوط حمدیہ کلام وللہِ الحمد،
توشیح اسماء الحسنیٰ، توشیح اسمائے محمد ﷺ، غیر منقوط نعتیہ کلام مِلاک و محورِ عالم محمد
کشف الدجیٰ بجمالہٖ (آزاد نظم کی ہیئت میں لکھی جانے والی اوّلیں سیرت پاک ﷺ)
اور حمدِ الٰہ و مدحِ محمد (صنعتِ توشیح و غیر منقوط میں ہدیۂ حمد و نعت)

مرتب : ڈاکٹر نعیم نبی
موبائل نمبر ۰۳۰۱-۷۷۹۷۷۲۳

نام کتاب	مالکِ عالَم ،سرورِ عالمؐ
شاعر	خورشید ناظر
مرتّب	پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی
کمپوزنگ	ریاض حسین بھٹہ
سالِ اشاعت	۲۰۲۳ء
ناشر	اردو مجلس ۔ بہاول پور
طباعت	پرنٹ ایکسپریس پرنٹرز ،رحیم یار خاں

انتساب

میرے رحیم اللہ، میرے کریم رسولؐ! میری
ہر کتاب کا ہر حرف آپ کے بے بہا اِحسان اور
مسلسل عطا کا مظہر ہے۔

میری تازہ عاجزانہ پیش کش میری طرف
سے آپ کے لیے وفورِ محبت کی مہک لیے آپ کے
حضور حاضر ہے۔ اِسے میرے لیے توشۂ آخرت کا
درجہ عطا فرمائیں۔

اس کتاب کا ہر حرفِ محبت وعقیدت آپ کے نام

ملتمس

خورشید ناظر

کوائف

نام	خورشید احمد
قلمی نام	خورشید ناظرؔ
والد کا نام	غلام نبی
پیدائش	۲رجنوری ۱۹۴۴ء (بہاول پور)
تعلیم	بی کام
تصانیف	۱۔کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی روّیے (تنقید) (صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ یافتہ) ۲۔ پانچ درسی کتب ۳۔ ہر قدم روشنی (سفر نامۂ حج) ۴۔خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ (تنقید) ۵۔ بلغ العلیٰ بکمالہٖ (منظوم سیرت پاک) ۶۔منظوم شرح اسماء الحسنیٰ ۷۔حسنت جمیع خصالہٖ (حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منظوم شرح) ۸۔وللہ الحمد (غیر منقوط حمدیہ کلام) ۹۔توشیح اسماء الحسنیٰ

۱۰۔ ہر قدم روشنی (سفر نامۂ حج)

(اشاعت دوم معہ اضافہ احوالِ عمرات)

۱۱۔ توشیح اسمائے محمد ﷺ

۱۲۔ ملاک و محورِ عالم محمد ﷺ (غیر منقوط نعتیہ کلام)

۱۳۔ کشف الدجیٰ بجمالہٖ (آزاد نظم کی ہیئت میں لکھی گئی اوّلیں سیرتِ پاک)

۱۴۔ حمدِ الٰہ و مدحِ محمدؐ (صنعتِ توشیح و غیر منقوط میں ہدیۂ حمد و نعت)

زیرِ ترتیب کتب — نثری کتاب اور شعری مجموعہ

شائع شدہ نگارشات — ۱۔ ملک کے مختلف ادبی جرائد و اخبارات میں تنقیدی مضامین، تخلیقاتِ نظم و نثر

۲۔ اخباری کالم

۳۔ بحیثیت مرتبِ اعلیٰ ''حروف'' چار شمارے

۴۔ مشترکہ شعری مجموعہ ''کرنیں''

سماجی خدمات — ۱۔ ممبر میونسپل کارپوریشن بہاول پور (۱۹۸۸۔۱۹۹۲)

۲۔ ممبر تعلیمی مشاورتی بورڈ ضلع بہاول پور

۳۔ ممبر پرائس کنٹرول کمیٹی ضلع بہاول پور

۴۔ ممبر کنزیومر کونسل ضلع بہاول پور

۵۔ ممبر رائٹر ویلفیئر فنڈ، حکومت پنجاب، بہاول پور ڈویژن

ایوارڈ ۱) اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی طرف سے
صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ
۲) ستارۂ بہاول پور ایوارڈ (شانِ بہاول پور ایوارڈ ۲۰۱۷ء)
منجانب: حکومتِ پنجاب، بہاول پور ڈویژن بہاول پور

پتا ۳۳۴۔سی سیٹلائٹ ٹاؤن بہاول پور
موبائل ۰۳۳۴۔۷۰۷۳۲۴۴

فہرست

مدائحِ سرورِ عالَمؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی بات

صنعتِ توشیح اور غیر منقوطہ کے لیے معیّن حدود میں رہ کر اپنی کتاب ''حمدِ الٰہ و مدحِ محمدؐ'' کے شائع ہو جانے پر میں نے حسبِ سابق اس کتاب کی تقسیم کا عمل شروع کیا۔ اسی دوران میں ایک اہم شاعر، نثّار، ناقد اور مختلف ادبی جہات کا طویل سفر طے کرنے والے ہم عصر سے میری ملاقات ہوئی۔ انھوں نے میری کتاب دیکھ کر مبارک باد دینے کے بعد غیر منقوط شاعری کے بارے میں مختلف حوالوں کے ساتھ اپنی آراء کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا:

''طے ہے کہ غیر منقوطہ نظم و نثر پر کام کرنا جوئے شیر لانے

کے برابر ہے۔اس صنعت کے زیرِ عمل اب تک منظرِ عام پر
آنے والی کچھ کتب میری نظر سے گزری ہیں جو ایک حوالے
سے غیر منقوطہ ہونے کے ہر تقاضے کو پورا نہیں کرتیں۔''

انھوں نے فرمایا کہ نون غنہ (ں) اور یائے معروف و مجہول (ی، ے) منقوط حروف ہیں۔ان کے نزدیک یہ حروف بظاہر غیر منقوط نظر آتے ہیں، درحقیقت یہ منقوط ہیں۔انھوں نے اپنی رائے کا اظہار تو کر دیا لیکن اُن کے پاس کوئی ایسی قابلِ فہم اور معتبر دلیل نہیں تھی جسے بیان کر کے وہ مجھے قائل کر لیتے لیکن وہ بضد تھے کہ میں بھی ان حروف کو منقوط ہی تسلیم کروں۔ میں نے اُنھیں بتایا کہ میرے نزدیک کسی تحریر خصوصاً مذکورہ حروف کے منقوط یا غیر منقوط ہونے کا تعلق مشاہدے سے ہے سو کوئی حرف تحریر کے کسی بھی مرحلے میں جس شکل میں سامنے آتا ہے، اُسے دیکھ کر بہت وثوق کے ساتھ اُسے منقوط یا غیر منقوط قرار دیا جا سکتا ہے۔ اُن کی طرف سے مزید اصرار پر میں نے اُن کے اعلیٰ مقام کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انتہائی احترام سے گزارش کی، آپ مجھے اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں کہ میرے سامنے یکساں شکل کے دو شیشے کے گلاس پڑے ہوئے ہیں،ایک میں کچھ پانی ہے جب کہ دوسرا گلاس بالکل خالی ہے۔ آپ مجھ سے یہ توقع کر رہے ہیں کہ

دیکھنے بھالنے کی مکمل صلاحیت رکھنے کے باوجود میں یہ کہہ دوں کہ دونوں گلاسوں میں پانی ہے کیوں کہ میری طرف سے دونوں گلاسوں میں پانی کی موجودگی کو تسلیم کرنے سے ہی آپ کو اطمینان ہوسکتا ہے۔ میں نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ میرے سامنے آم کے دو درخت ہیں، ایک پر پھل موجود ہے جبکہ دوسرے پر مجھے ایک بھی آم نظر نہیں آیا۔ دونوں درختوں میں اس واضح فرق کے باوجود میں صرف آپ کی تشفی کے لیے کیسے کہہ دوں کہ دونوں درختوں پر پھل موجود ہے۔ آپ کا احترام سر آنکھوں پر لیکن میں تو صرف وہی بات کہہ سکتا ہوں جو میں کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ میری اس گزارش پر وہ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فرمانے لگے، میں جانتا ہوں کہ آپ نے صنعتِ غیر منقوطہ میں تاریخِ ادب میں سب سے زیادہ اشعار کہے ہیں۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ کوئی دوسرا شاعر پانچ سو سے زیادہ اشعار نہیں کہہ سکا جب کہ آپ کا غیر منقوط حمدیہ مجموعہ ''وللہ الحمد'' گیارہ سو سے زیادہ غیر منقوط اشعار، نعتیہ مجموعہ ''ملاک ومحورِ عالم محمدؐ'' ساڑھے آٹھ سو سے زیادہ اشعار اور غیر منقوط حمد و نعت کا مجموعہ ''حمدِ الٰہ و مدحِ محمدؐ'' جیسا کہ آپ نے بتایا ہے، تین سوا کانوے اشعار پر مشتمل ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ ایک دو غیر منقوط نعوت اور حمائد نون غنہ، یائے معروف و مجہول کے استعمال کے بغیر کہہ کر مجھے

اُن سے فیض یاب فرمائیں۔ انھوں نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ حروف کے بغیر غیر منقوط شاعری کرنا اگر ناممکن نہیں تو بے حد مشکل ضرور ہوجاتی ہے، اس لیے غیر منقوط اشعار کہنے والے محدود شعراء اس مشکل سے بچنے کے لیے ان حروف سے اجتناب کرتے ہوئے اشعار کہہ کر اپنے تئیں اُسے غیر منقوط سمجھ کر خوش ہو لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں، آپ کے موقف نے گو مجھے آپ کی حمایت کرنے پر خاصی حد تک آمادہ کرلیا ہے لیکن آپ اگر میری خواہش پر ایک آدھ حمد اور ایک آدھ ہی نعت کہہ کر مجھے اُن شہہ پاروں سے فیض یاب ہونے کا شرف بخشیں گے تو میں نہ صرف اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھوں گا بلکہ مجھے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ کسی بھی شعری صنعت کو بروئے کار لاکر شاعری کر سکتے ہیں۔ میں نے اُن کی اس بات کا جواب نہیں دیا اور کچھ دیر اُن سے مختلف موضوعات پر گفتگو کرنے کے بعد گھر لوٹ آیا۔

گھر آ کر میں نے بفضلِ خدا ایک حمد کا آغاز کیا اور کچھ دیر بعد پانچ اشعار پر مشتمل حمد مکمل کر کے اپنے مہربان دوست کو ٹیلیفون کر کے انھیں وہ حمد عطا کی جو ان کے معیار کے مطابق غیر منقوط شاعری کی تعریف پر پوری اترتی تھی۔ اللہ پاک کا کرم اور رسولِ عظیم ترینؐ کی عطا

کے سبب اگلے دو روز میں جب انھیں دو نعوت اور حمائد عطا کر دیں تو انھوں نے نہ صرف دل کھول کر داد دی بلکہ مجھ سے یہ وعدہ لے لیا کہ میں اسی انداز کی شاعری پر مشتمل حمد و نعت کی کتاب اللہ اور رسولؐ سے محبت کرنے والوں کے لیے مکمل کروں۔ اُن سے کیا ہوا وعدہ اب کتابی شکل میں اشاعت کے ضروری مراحل طے کر رہا ہے۔ اس کتاب کا نام ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' ہے۔ اس نام میں میرے محترم دوست پروفیسر محمد لطیف صاحب کی مشاورت بھی شامل ہے۔

یہاں کچھ الفاظ کی اِملا کے بارے میں وضاحت ضروری ہے مثلاً اعلیٰ، ماویٰ وغیرہ جیسے کچھ الفاظ کا عربی انداز وہی ہے جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے لیکن انھیں اُردو کے کئی لغات میں اعلا، ماوا ہی لکھا گیا ہے۔ ان لغات میں مقتدرہ قومی زبان حکومتِ پاکستان کا شائع کردہ ''جہانگیر اردو لغت'' (جامع ترین) اور ادارہ فروغِ قومی زبان، قومی تاریخ و ادبی ورثہ ڈویژن، وزارتِ اطلاعات ونشریات و قومی ورثہ حکومت پاکستان کی طرف سے ۲۰۱۷ء میں شائع ہونے والا لغت ''فرہنگِ تلفظ'' مرتبہ شان الحق حقی کو صرف حوالے کے طور پر یہاں تحریر کر رہا ہوں ورنہ کئی دیگر لغات بھی ان الفاظ کے لیے اسی املا کو اختیار کر رہے ہیں۔

حمد اور نعت کا کیوں کہ اللہ پاک اور رسولِ کریمؐ کی ذواتِ اعلیٰ

ترین سے تعلق ہے، اسی باعث ان کے شعراء کے لیے حد درجہ احتیاط بے حد ضروری ہے۔ احتیاط کے باوجود خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بعض اوقات شاعر عجز بیان یا تفہیمِ معانی کے ذیل میں نادانستہ طور پر کوتاہی کے قریب جا پہنچتا ہے۔ اسی طرح یوں بھی ہوتا ہے کہ ان اصنافِ سخن کا قاری شعر کو سمجھنے میں غلط راہ پر جا نکلتا ہے جس کے باعث عجیب صورتِ حال پیدا ہوسکتی ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں کوئی عالمِ دین نہیں۔ یہ میرے اللہ اور رسول ﷺ کی محبت ہے جس نے مجھے اس روشن راستے کا مسافر بنا دیا ہے اور وہی اپنے فضلِ خاص سے مجھے بھٹکنے نہیں دیتے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ میرا کوئی لفظ احتیاط کے دائرے سے باہر نہ جائے۔ اس کے باوجود میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے عالم، فاضل قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری تحریر میں کسی بھی طرح کی کوئی خامی یا کوتاہی دیکھیں تو مجھے اس سے آگاہ فرمائیں۔ میں اُنھیں اپنے موقف سے آگاہ کرنے کے باوجود اگر مطمئن نہ کر سکا تو میرے لیے اُن کے نکتۂ نظر کو اختیار کرنا خوشی کی بات ہوگی۔ مجھے اپنے محدود علم کا احساس ہے لیکن اپنے قارئین کو یہ بتاتے ہوئے اطمینان محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنی تحریروں کے ایک ایک لفظ کے استعمال پر بار بار غور کرتا ہوں اور اپنے مکمل اطمینان کے بعد ہی اُسے شاملِ تحریر کرتا ہوں لیکن ضروری نہیں کہ

میرا یہ اطمینان ہر ایک کے اطمینان سے مطابقت رکھتا ہو، اس لیے آپ کی طرف سے میری کسی بھی خامی کی نشاندہی بہر حال لائق توجہ ہوگی اور اُس خامی کو آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کے ہر مرحلے سے گزارا جائے گا۔

قارئین کرام! غیر منقوط حمدیہ و نعتیہ شاعری پر مشتمل میری اس کتاب سے پہلے تین کتابیں آپ تک پہنچ چکی ہیں۔ ''وللہ الحمد'' میرے غیر منقوط حمدیہ کلام کی کتاب ہے جسے غیر منقوط کلام کی ضخیم ترین کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے جو گیارہ سو سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہے۔ ''ملاک و محورِ عالم محمدؐ'' میرے غیر منقوط نعتیہ کلام پر مشتمل ہے جسے غیر منقوط کلام کی دوسری ضخیم ترین کتاب کا درجہ حاصل ہے۔ ''حمدِ اِلٰہ و مدحِ محمدؐ'' میرے غیر منقوط حمدیہ و نعتیہ کلام کی کتاب ہے جو بیک وقت صنعتِ غیر منقوط اور صنعتِ توشیح کے زیرِ عمل وجود میں آئی ہے۔ زیرِ نظر کتاب نون غنہ (ں) اور یائے معروف و مجہول (ی، ے) کے استعمال کے بغیر مکمل کی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میری یہ چاروں کتب میرے ساتھ ساتھ آپ کو بھی محبتِ خدا اور حبِ رسولؐ کی خوشبو سے ہم کنار کردیں گی۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد مجھے آپ کی رائے کا انتظار رہے گا کیونکہ آپ کی رائے ہی میری تحریروں کے لیے مستقبل کے راستوں کا تعین کرتی ہے۔ میں نے اس کتاب کا نام ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' رکھا ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ میری دیگر کتب کے ناموں کی طرح اس نام کو بھی پسند کیا جائے گا کیونکہ میری یہ کتاب بھی اللہ پاک اور رسول کریمؐ کی ثناء و بیانِ تقدیس پر مشتمل کتاب ہے۔ اللہ کریم اور رسولِ رحیمؐ میرے ان سبھی حروف کو پسند فرمائیں جو میں نے بطور ہدیہ اُن کے حضور بصد ادب و عقیدت پیش کیے ہیں۔ یہ سبھی حروف انھی ذواتِ عظیم ترین ہی کی عطا ہیں جنھیں میں نے اپنی محدود سمجھ کے مطابق ترتیب دے کر اجرِ کثیر کے یقین کے ساتھ مولا و رسول اللہؐ کے حضور عجز و انکسار کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے رحیم و کریم اللہ اور حلیم و عظیم رسول اللہؐ اس ہدیے کو ضرور پسند فرما کر اسے میرے لیے توشۂ آخرت کا درجہ عطا فرمائیں گے۔

میری کتاب شرح اسماء الحسنٰی کے بعد جتنی بھی کتب شائع ہوئیں، اُن میں کسی نہ کسی حوالے سے میرے مرحوم دوست محترم نسیم جعفری صاحب میرے ہم سفر رہے۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اُن کی وفات ایک ایسے انسان کی وفات ہے جو اللہ پاک کے خاص کرم کے سائے میں زندگی گزار رہا تھا اور محبتِ رسولؐ کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھتا تھا۔ اللہ کریم نے میرے مرحوم و محترم بھائی اور دوست کو اپنے کرم اور رسولِ عظیمؐ نے اپنی محبت کی دولت سے جس طرح اس دنیا میں مالا مال رکھا، اُس دنیا

میں بھی وفور کے ساتھ اپنے کرم اور محبت سے ہم کنار رکھیں۔آ مین

میری کتب کی اشاعت میں میرے اچھے بھائی اور دوست پروفیسر محمد لطیف صاحب ہمیشہ میرے معاون و مددگار رہے۔ وہ اپنے حِلم اور علم کی دولت کے ساتھ ہمیشہ میرے ہم سفر رہے۔حسبِ سابق اس بار بھی انھوں نے مسودے کی خواند میں میری بھر پور مدد فرمائی۔اللہ کریم اور رسولِ عظیمؐ ان کے دل کو اپنی محبت کے نور سے سدا روشن رکھیں۔ آمین۔ حمد و نعت کے عمدہ شاعر اور میرے مہربان دوست میاں خضر حیات صاحب (سیال کوٹ) کی گفتگو ہمیشہ حب اللہ و رسولؐ کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ وہ مجھے اس سفرِ خیرِ کُل میں اپنے تجربات سے اس طرح شریک کرتے ہیں کہ جس سے دل کو جہاتِ حمد و نعت کی روشنی میسر آتی ہے۔اللہ عالم و عادل اور رسولِ راحم و اکرمؐ اُن کے ذہن و دل کو اس سفر کی خوشبو سے ہمیشہ مہکائے رکھے۔آمین۔

ممتاز ماہرِ تعلیم عزیزی افتخار علی صاحب کی یہ خصوصیت ہمیشہ مجھے اُن کے قریب رکھتی ہے کہ وہ خیر کے کاموں میں جوش و جذبے کے ساتھ پیش پیش رہتے ہیں۔ میں اُن کے لیے دُعا گو ہوں کہ اللہ کریم اُن کے جذبۂ خیر خواہی کو فروغ عطا فرمائے۔آمین

میرے مرحوم دوست سید محمد نسیم جعفری صاحب کے

صاحبزادگان مجھے اپنے بچوں کی طرح بے حد عزیز ہیں اور اُن کی فرماں برداری بھی قابلِ رشک ہے۔ عزیزی سعد جعفری صاحب، بابر جعفری صاحب اور پسرم پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی صاحب میری کتابوں کی اشاعت وترسیل میں ہمیشہ مددومعاون رہتے ہیں۔ ان کی مدد مجھے ہر پریشانی سے محفوظ رکھتی ہے۔ اللہ پاک اُنھیں دنیا اور آخرت کی ہر عزت سے ہمیشہ سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

کتاب کی ترتیب واشاعت میں عزیزم ریاض حسین بھٹہ صاحب کی مجھے ہر قدم پر معاونت ومشاورت میسر رہتی ہے جس کے باعث میری ہر کتاب ظاہری و باطنی حسن سے آراستہ ہوتی ہے۔ میں اُن کی محنت، محبت اور سعادت مندی کا اعتراف کرتے ہوئے اُن کے لیے ہمیشہ دُعا گو رہتا ہوں۔ رحیم یارخان سے پروفیسر رئیس نذیر احمد صاحب کتاب کے نام کی کتابت کر کے میری کتب کی اشاعت میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ میرے ان محسنین کو اللہ پاک اپنے رحم وکرم اور رسول پاکؐ اپنی محبت کے وفور سے نوازیں۔

میں اسے اپنے لیے خوش بختی سمجھتا ہوں کہ ادبی سفر میں میرے ہم سفر احباب ملک کے بڑے سے بڑے صاحبِ علم سے کسی طرح بھی کم نہیں، البتہ ان میں ایک خامی ہے اور یہ خامی اُن کا بہاول پور جیسے شہر کا

رہائشی ہونا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اسی سبب سے خوش بخت بھی ہیں کہ وہ ایک ایسے علاقے کے باسی ہیں جس کا علم وادب خصوصاً مذہبی اور معاشرتی حوالے سے ایک قابلِ فخر پس منظر ہے۔ ابنِ خلدون کے بقول ہر وہ شہر جسے کسی چھوٹے سے چھوٹے یا بڑے سے بڑے ملک کا دارالسلطنت ہونے کا اعزاز حاصل ہو، وہ عمدہ مذہبی، تہذیبی، علمی، ادبی ،معاشرتی اور معاشی اقدار کا حامل ہوتا ہے۔ قدیم ریاست بہاول پور کا شمار بھی برصغیر کی اہم ترین ریاستوں میں ہوتا ہے جس کے باعث یہ ہر لحاظ سے خصوصیت واہمیت کا حامل ہے۔ میرے لیے یہ شہر اپنی قدیم ادبی شخصیات اور میرے عظیم ہم عصروں کے باعث لائق فخر ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے ہم عصروں میں ایسی شخصیات شامل ہیں جنھیں کسی بھی دبستان کے ادباء وشعراء سے کم تر نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ کئی لحاظ سے برتری کا اعزاز رکھتے ہیں۔ میرے ان عالم فاضل دوستوں میں محترم انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب صاحب وائس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور، پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد صاحب سابق ڈین فیکلٹی دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور، پروفیسر محمد لطیف صاحب سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، پرنسپل، پروفیسر ڈاکٹر انور صابر صاحب سابق وائس پرنسپل ایس ای کالج بہاول پور، پروفیسر ڈاکٹر شاہد حسن رضوی صاحب سابق چیئرمین شعبہ

اور ایڈیٹر 'الزبیر' بہاول پور، پروفیسر ڈاکٹر شفیق الرحمٰن صاحب ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور پروفیسر ڈاکٹر محمد عمران صاحب چیئرمین شعبۂ علومِ اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی صاحب کا نامِ نامی بھی شامل ہے۔اُن کے ہوتے ہوئے میں نے اس بات کی کبھی حاجت محسوس نہیں کی کہ میں بڑے شہروں کے لوگوں سے اپنے کام پر تبصرے کے لیے کہوں کیوں کہ میرے یہ ہم سفر مجھے اور میں اُنھیں مکمل طور پر جانتا ہوں کہ ہم سب کس معیار کے لوگ ہیں۔ اس کتاب میں جن لوگوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً لائقِ تحسین ہیں۔ میں ان کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتا ہوں اور ان کا شکر گزار ہوں کہ وہ میرے لیے جو بھی لکھ رہے ہیں ،اُن کا مجھ سے محبت کی بجائے صدق ہی پیمانہ ہوتا ہے۔

محترمہ نجمہ جعفری صاحبہ کی خصوصی تحریر اس کتاب کی زینت میں اضافہ کر رہی ہے جو اُن کی حبِ اللہ اور حبِ رسولؐ کی مظہر ہے۔ میں اُن کی خواہرانہ محبت کا معترف اور اُن کے لیے سدا دعا گو رہتا ہوں۔

میں اپنی عمر کی آٹھویں دہائی کے آخری حصے میں ہوں۔اقرار کرتا ہوں کہ میں آج بھی اُسی چراغ کی روشنی میں آگے بڑھ رہا ہوں جو میرے دل میں میرے سادہ وضع والدین نے روشن کیا تھا۔ میں اس

بات کا تصور بھی نہیں کرتا کہ میرا ایک دن بھی اُن کے لیے دُعا کیے بغیر گزرے۔ اے اللہ! میرے والدین کو اجرِ کثیر سے ہمیشہ سرفراز رکھ جنھوں نے اپنی سادگی کے ذریعہ مجھے وہ سبق دیا جو مجھ سے بھلائے نہیں بھلایا جاتا۔ میری دُعا ہے کہ میرے والدین کو کروٹ کروٹ سکون، اللہ کریم کی رحمت اور رسول پاکِ کی شفاعت میسر رہے۔ آمین

میں اپنی اہلیہ زینب خورشید صاحبہ، اپنے بیٹوں ندیم نبی صاحب ،نعیم نبی صاحب، فہیم نبی صاحب، اپنی بہوؤں سلمٰی ندیم صاحبہ، شمشاد نعیم صاحبہ، اقراء فہیم صاحبہ، پسر خواندہ شکیل صاحب، اپنے پوتے وجاہت ندیم صاحب، اپنی پوتیوں فائقہ ندیم، عائشہ خورشید، عمیرہ خورشید، سیرت خورشید اور فلذہ خورشید کے لیے ہر وقت دعا گو رہتا ہوں جو اپنی اپنی بساط کے مطابق میرے لیے آسانیاں اور راحت کا سامان مہیا کرنے کا موجب ہیں۔ میری ہر تحریر میں وہ ایسا اہم کردار ادا کرتے ہیں جس کی اہمیت سے میں ہی واقف ہوں۔ اللہ انھیں دنیا اور آخرت کی ہر کامیابی سے نوازے۔ آمین

محترم قارئین! میری ہر کتاب آپ کی علم وادب سے وابستگی، کھری اور سچی رائے ہی کے باعث میرے لیے حوصلے کا چراغ روشن کرتی ہے۔ میں ہمیشہ آپ سب کے لیے نہ صرف دعا گو رہتا ہوں بلکہ

آپ کی رائے کا مسلسل منتظر رہتا ہوں۔آپ کی طرف سے عطا کیے گئے چند الفاظ کی اہمیت کا اندازہ صرف مجھے ہے کیونکہ اللہ پاک کے کرم اور رسولِ پاکؐ کی محبت کے بعد یہی میرا اثاثہ ہے۔اپنی سچی رائے سے مجھے قطعی محروم نہ رکھیں۔اللہ پاک اپنی عنایات اور میرے پیارے رسولؐ اپنی محبت سے سدا آپ کو سرفراز رکھیں۔آمین

خیراندیش
خورشید ناظر
۳۳۴-سی سیٹلائٹ ٹاؤن، بہاولپور
موبائل: ۰۳۳۴-۷۰۷۳۲۴۴

حمائدِ مالکِ عالَم

مِرا اللہ سدا اَرحم
کہا اُس کا کھرا ہر دَم

مِرا اللہ ، مِرا مولا
مِرا اللہ ، مِرا ہَم دَم

مِرا ہر طور رکھوالا
مِرا ہر طور وہ مَحرَم

دُعا کا وہ سدا سامع
وہ مالک مَطعَم و مُطعَم

وِلا والا ، عطا والا
ہر اِک دل کا سدا محرَم

وہ ملک و مال کا مالک
وہ واحد مالکِ عالَم

وہ لامحدود کَر والا
وہ کامل ، اوّل و اکرم

امورِ کُل کا وہ ماہر
وہ ٹھہرا عالِمِ عالَم

ہر اِک معمول ، وہ عامل
وہ اِک آمر ، سدا ، ہر دم

○

اللہ مالک کُل عالَم کا
اُس کا ساگر ، اُس کا صحرا

ہر کامل ، ہر عادل اُس کا
اُس کا دھوما ، اُس کا دھولا

اللہ اوّل ، اللہ والا
سال و ساحل کا رکھوالا

وہ ہر کام کا ماہر ٹھہرا
وہ عالِم ہر اِک عالَم کا

مالکِ کُل وہ روا ، ورا کا
کل احوال کا عالِم مولا

وہ محور ، وہ مصدر کُل کا
اُس کا ہر اک سال و لمحہ

کل عالَم کا مُطعِم اللہ
وہ عالِم اَسرارِ کُل کا

○

کرم حاصل رہا اُس کا مسلسل
مِرا دِل اُس کا گھر ٹھہرا مسلسل

مِرا اللہ مِرا ہر طور مالک
اٹل ہر اِک کہا اُس کا مسلسل

وہ کُل عالَم کا عالِم اور حاکِم
رہا اُس کا کھرا سکہ مسلسل

دُعا کا ہر طرح سامع وہ ٹھہرا
وہ اِکرام و عطا والا مسلسل

وہ عالم ہر طرح ہر اِک عمل کا
وہ لامحدود گر والا مسلسل

O

رحم و کرم کا ساگر اللہ
وہ مالک ، مولا ہر اِک کا

اُس کا ہر اِک لمحہ ، لَمعہ
وہ ہر طور ہر اِک کا آسہ

وہ واحد ہر اِک کا سہارا
وہ ہر اِک کا ، ہر اِک اُس کا

واحد ، واسع ، واعد ، والا
عِلم کا دھارا ، حِلم کا دھارا

وہ محرم ہر دِل کا ٹھہرا
اللہ ہر اِک دُکھ کا مداوا

O

مُلک کا مالک ، مال کا مالک
ہر لمحہ اور سال کا مالک

کُل کا مالک ، حال کا مالک
کامل کُل احوال کا مالک

کَر والا وہ اور اعلا وہ
ساگر کا اور سال کا مالک

کارِ کُل کا وہ رکھوالا
واصل ، وصل ، اوصال کا مالک

رَوا کا مالک ، وَرا کا مالک
اللہ ماہ و سال کا مالک

کُل عالَم مامور ، وہ آمر
اور وہ کُل اَعمال کا مالک

O

مِرا اللہ ، مِرا ماوا
عمل دائم ، عطا اُس کا

اصول اُس کا ہر اِک عمدہ
کھرا ہر اِک کہا اُس کا

امورِ کُل کا وہ ماہر
وہ حاکم ہر طرح والا

صدا کا وہ سدا سامع
سراسر رحم کا دھارا

سوا ہر طور گر اُس کا
وہ کُل عالم کا رکھوالا

O

کہا اُس کا اٹل ٹھہرا
وہ مولا کُل عوالم کا

ہوا ، صحرا کا وہ حاکم
وہ مالک سال و ساحل کا

ہر اِک حاکم کا وہ حاکم
کھرا اُس کا ہر اِک وعدہ

ہر اِک موئلم کو ڈر اُس کا
وہ ہر کم دِل کا رکھوالا

مِرا اللہ علاؔ والا
وہ مُطعِم کُل مَطاعم کا

وہ ہر رودار کا دارا
وِلا والا ، عطا والا

O

ساگر ، سال و ساحل ، دھارا
عامل ، کامل ، واصل ، اللہ

اللہ عادل ، راحم ، والا
اللہ مالک کُل عالَم کا

عالَم کا وہ حاکِم ٹھہرا
لاگو حُکم ہر اِک سُو اُس کا

وہ مُطعِم ٹھہرا ہر اِک کا
حِلم اُس کا ہر دُکھ کا مداوا

لاگو اُس کا کَر اور سکہ
اُس کا سکہ اعلا ، والا

O

مِرا اللہ، مِرا ماوا

مِرا مالک ، مِرا اللہ
وہ ہر اِک کا ، ہر اِک اُس کا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

مِرا اللہ کرم والا
ملاکِ کُل اُکُل ، طعمہ
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

وہ ہر راحل کا رکھوالا
وہ ہر اِک دل کا رکھوالا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

وہ کامل علم کا مالک
مکمّل حِلم کا مالک
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

وہ مالک سال و ساحل کا
وہ مالک راہ و راحل کا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

ہر اِک مائل کا وہ مالک
ہر اِک سائل کا وہ مالک
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

سدا سامع صدا کا وہ
کھرا واعد عطا کا وہ
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

کمالِ کَر کا وہ مالک
ہر اِک رہ ، گھر کا وہ مالک
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

مِرا اللہ سدا رائد
صمد وہ اور وہ واحد
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

ہر اِک دِل کا سدا محرم
مکمل طور وہ اَرحم
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

وہ مالک کل مطاعم کا
وہ مالِک گُل مراحم کا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

دُعا کا وہ سدا سامع
مکمل وہ سدا ساطع
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

سدا دارا ، سدا داور
سدا وہ رحم کا ساگر
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

وہ ہر لمحہ صمد ٹھہرا
صمد ٹھہرا ، اَحد ٹھہرا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

سَرَہ وہ اور سارا وہ
عوالم کا سہارا وہ
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

ہر اِک موسم کا وہ مالک
کم وسائل کا وہ مالک
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

سلام و واسع اور مولا
ہر اِک کا آسرا ٹھہرا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

ہر اِک لمحہ کا وہ حاصر
امورِ کُل کا وہ ماہر
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

ودود و دائم و آمر
سدا ہر طور وہ طاہر
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

مَلِک ہر طور عالَم کا
سدا علاّم دم دم کا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

وہ ہر مہموم کا مولا
مصوّر وہ عوالم کا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

وہ واحد ، واعد و ماہر
اِلٰہ و اکرم و عاطر
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

وہ ماہر کل مراحل کا
وہ عالم اصلِ حاصل کا
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

سراسر علم والا وہ
کمالِ حِلم والا وہ
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

مسلسل حاکمِ اعلا
مسلسل ہر طرح عمدہ
مِرا اللہ ، مِرا ماوا
وہ دائم عدل کا آسہ

○

مِرا اللہ وِلا والا
کرم والا ، عطا والا

سدا والا کہا اُس کا
ہر اِک لمحہ علا والا

وداد و مہر والا وہ
ہر اِک عمدہ اَدا والا

ہر اِک موسم کا وہ مالک
گھٹا والا ، ہوا والا

سُمُوِّ حِلم والا وہ
وہ اکرام و عطا والا

ہر اِک دُکھ کا مداوا وہ
عمل اُس کا علا والا

O

مِرا معمول وردِ اسمِ اللہ
وہ مطعم اور ہر دُکھ کا مداوا

وہ لا محدود مال و کر کا مالک
وہ ماہر ہر طرح ہر اِک عمل کا

مسلسل وہ ہر اِک عالَم کا حاکم
مسلسل وہ ہر اِک کا مولا

درِ اکرام وا اُس کا مسلسل
وہ کُل ارحام کا ہر لمحہ دھارا

وہ عادل اور ہر اِک طور کامل
وہ عالم ہر طرح ہر اِک عمل کا

مِرا اللہ عطا کا گہرا ساگر
مِرا اللہ مکمل رحم والا

وہ ہر اِک طور مہرِ کُل مسلسل
الگ محور ، الگ مصدر عطا کا

O

اللہ مالک کامل کُر کا
وہ واسع ، وہ ارحم ٹھہرا

ہر اِک کو ہر لمحہ حاصل
گہرا ساگر رحم و عطا کا

ہر اِک گھاؤ کا وہ مرہم
مادح اُس کا عالم سارا

اُس کا حکم اٹل اور والا
وہ حاکم ہر طور ہر اِک کا

وہ واحد کل علم کا مالک
اُس کا کَر عالم کا سہارا

وہ دُکھ درد کا دارو ہر دَم
وہ اِک کُل عالم کا دارا

O

وردِ اسم اللہ ہر دَم
کِھل کِھل اُٹھا دِل کا عالم

داد و کرم کا مصدرِ اوّل
ہر اِک طور وہ کامل اَعلَم

حالِ اَلم کہ ٹوٹا دِل ہو
ہر اِک حال کا اللہ محرم

ہر کم دِل کو اُس کا دِلاسا
ہر گھائل کو وہ اِک مرہم

وہ دارا ، وہ داور ، ارحم
وہ مالک ، وہ راحم ، اکرم

O

اللہ مطعم کُل عالَم کا
ہر اِک طور سدا وہ والا

مہر و وِلا کا دائم لَمعہ
ہر لمحہ وہ داد کا دھارا

اُس کا کرم ہر درد کا دارو
اُس کا حکم سراسر عمدہ

وہ دادار ، وہ عاصم ہر دم
مالکِ دائم وہ کُل آلا

وہ ودّ و اعطاء کا مصدر
ہر عالَم کا وہ رکھوالا

وہ دادار و داور ٹھہرا
ہر اِک لمحہ اُس کا لَمعہ

O

مِرا مالک، مِرا اللہ

مِرا اللہ، مِرا مالک
دُعا کا وہ سدا سامع
امورِ کُل کا وہ ماہر، سدا اَرحم، سدا طاہر
مَلِک، مالک
کرم کا گہرا ساگر اور ساحل وہ
مسلسل رحم کا حامل
مسلسل عدل اور عادل
وہ اوّل اور احد ٹھہرا
ورا کا وہ، روا کا وہ، ہوا کا وہ
وہ لمحہ لمحہ، ماہ و سال
کل احوال کا مالک

ہر اِک لمحہ کمال اُس کا
مسلسل کُل کا وہ مولا
ہر اک لمحۂ حال اُس کا
مصوّر وہ
ودود و عادل و واحد
وہ لامحدود کَر والا
عوالم کا وہ رکھوالا
سدا رحم وعطا والا
وہ دائم اور کھرا ٹھہرا
سلام وا کرم و مولا
مرا مالک، مِرا اللہ
ہر اِک وعدہ کھرا اُس کا
ہوا دار و علا والا
ہر اِک مَطعَم کا وہ مُطعِم
وہ راحم، ارحم و حاکم
ہر اِک عالَم کا، ہر لمحہ کا وہ عالِم

کہا اُس کا اٹل، دائم کھرا ٹھہرا
وہ مہرِ کُل کا مالک، ہر طرح والا
وِلا کا مصدرِ اوّل
کمالِ کُل کا مالک اور داور وہ
ہر اِک اسم اُس کا ہر دم محورِ عالَم
ہر اِک دل کا وہ ہر لمحہ سدا محرم
سدا اکرام والا وہ
سدا ارحام والا وہ
ہر اِک دُکھ کا مداوا وہ
ہر اِک کا ہر طرح، ہر دم سہارا وہ
مِرا اللہ، مِرا مالک
وہ راحم، ارحم و حاکم
ہر اِک عالَم کا، ہر لمحہ کا وہ عالِم
مِرا اللہ، مِرا مالک
مِرا اللہ

O

اللہ اللہ ہر دم اللہ
اللہ مالک کُل عاَلم کا

اللہ مُلک و مال کا مالک
اللہ ہر اِک کا رکھوالا

اللہ ساگر رحم و کرم کا
اللہ مہر و وِلا کا دھارا

اُس کا گر ، ہر کام کا محور
اُس کا عدل ، کرم کا لَمعہ

کُل عالم کا حاکم دائم
لاگو ہر سُو اُس کا سِکہ

O

دلِ اکدر کا دارو اِسم اللہ
سدا اس اِسم کا دل کو سہارا

مہک اُٹھا مرادِ دل کا صحرا
درِ ارحام دائم مہکا مہکا

مِرا اللہ کرم کا گہرا ساگر
معطر عمر کا ہر لمحہ ٹھہرا

وہ لامحدود علم و حلم والا
وہ ہر اِک طور عادل اور والا

حَکَم ، واحد ، ودود ، اوّل ، صمد وہ
مصوّر ، عدل ، دائم اور مولا

O

ملک و مال کا مالک مولا
وہ دائم مالک عالَم کا

اُس کا ساگر ، اُس کا صحرا
اور سدا وہ دارا کُل کا

وہ راحم ، وہ ارحم ہر دم
وہ ہر اِک کا ، ہر اِک اُس کا

وہ کُل علم و ہُنر کا مالک
وہ ہر طور مکمل والا

کل عالم محکوم ، وہ حاکم
اللہ ، واسع ، سامع ، مولا

O

اللہ کُل اِکرام کا دھارا
دائم مولا ، داور مولا

کارِ کُل کا اللہ ماہر
اللہ عالَم کا رکھوالا

لمحہ ، ماہ و سال کا مالک
واحد مالک وہ کُل گر کا

اُس کا اِسم ، کرم کا مصدر
اِک اِک لمحہ رحم کا ہالہ

وہ ہر لمحہ آس کا محور
عالَم کا وہ عالِم ٹھہرا

O

رحم و کرم کا مصدر مولا
مصدر مولا ، محور مولا

ہر عالَم کا عالِم مولا
واحد ، طاہر ، اطہر مولا

کل عالَم کا مطعم مولا
داد و عطا کا ساگر مولا

ملک و مال کا مالک مولا
عادل ، عدل سراسر مولا

ہر اِک سُو ، ہر لمحہ مولا
لمحہ لمحہ داور مولا

O

مِرا اللہ کرم والا ، عطا والا
مکمل مِہر والا اور وِلا والا

مسلسل رحم کا مصدر مِرا اللہ
ہر اِک لمحہ، ہر اِک عمدہ اَدا والا

سراسر عدل کا وہ مصدرِ اوّل
سراسر حلم والا اور عُلا والا

وہ دائم مطعم و دادار عالَم کا
وہ دائم ہر طرح اعلا ، سدا والا

وہ مالک کل عوالم اور وسائل کا
کہا اُس کا ہر اِک دائم کھرا ، والا

O

اللہ کا ہر کام مکمل
اللہ دائم اور مسلسل

لامحدود سدا کر اُس کا
وہ اِک کامل ، وہ اِک اکمل

اُس کا اِسم صمد اور واحد
وہ والا ، وہ اعلا ، اوّل

ماہرِ کُل وہ ، عالِم کُل وہ
وہ اِک مُرسِل ، ہر اک مُرسَل

اللہ عادل ، راحم ، ارحم
عِلم کا مصدر ، حِلم کا مُحَصّل

O

مَدائحِ سرورِ عالَمؐ

علوِّ مِہر کا محور محمدؐ
عطا کا اِک الگ مصدر محمدؐ

رہِ احساس کا دائم حوالہ
وِلا کا اِک کُھلا ساگر محمدؐ

امورِ عالمِ کُل کا وہ ماہر
الگ عالم ، الگ داور محمدؐ

کھرا واعد ، الگ ہر طور حامد
طہور و طاہر و اطہر محمدؐ

ہر اِک مہموم کا ہر دَم سہارا
الگ راحم ، الگ سرور محمدؐ

O

اِمامِ عالَم، سدا محمدؐ

امامِ ارسُل ، امامِ عالَم
سدا محمدؐ

کرم کا دائم الگ حوالہ
ہر اِک طرح وہؐ مدام والا
علوِ مُحکَم ، سدا محمدؐ

طہورؐ و اطہرؐ ، وہ عدل و داورؐ
علومِ کُل کا الگ وہؐ مصدر
احاد و ارحم ، سدا محمدؐ

سلوک دائم کمال عمدہ
اصول اعلا ، کھرا اِرادہ
سُرورِ مُحکَم ، سدا محمدؐ

وہؐ سال وساحل، وہؐ رَہ، وہؐ راحل
مدام کامل ، دُعا کا حاصل
الگ معلَّم ، سدا محمدؐ

وہ ہادؐ و صالحؐ ، وہ مہدؐ و واسعؐ
کمال واعدؐ ، عمادؐ و سادعؐ
حَکَم مُسَلَّم ، سدا محمدؐ

وہؐ مہر و واسطؐ ، وہ ماہ کاملؐ
سدا مدلَّل ، سدا مدلِّل
رسولِ مُکْرَمؐ ، سدا محمدؐ

محمدؐ ، احمدؐ ، امامؐ و حامدؐ
وہ راحمؐ ، اکرمؐ ، وہ ماحؐ و حائد
الگ مُکَرَّم ، سدا محمدؐ

مدام دِل کو سہارا حاصل
وہؐ عالِمِ کُل ، وہؐ محرمِ دل
مرادِ عالَم ، سدا محمدؐ

کمال طاہرؐ ، کمال اطہرؐ
کمال ماہر ، کمال داور
کمالِ آدم ، سدا محمدؐ

وہؐ عالَم آرا ، الگ سہارا
وہؐ والا ، اعلا ، کرم کا دھارا
ملاکِ عالَم ، سدا محمدؐ

اُداس راحل کا آسرا وہؐ
مدام کم دل کا حوصلہ وہؐ
سراسر اکرم ، سدا محمدؐ

الگ وہؐ دُرّہٗ دہر ٹھہرا
الگ معدّل ، عطا کا لَمعہ
الگ معلّم ، سدا محمدؐ

علومِ والا کا وہ حوالہ
وہ مالکِ رحمِ کُل کا ہالہ
سراسر اَعلَم ، سدا محمدؐ

O

ہوا حاصل محمدؐ کا سہارا
ملا اِکرام والا ، حِلم والا

رہِ اللہ کا راحل لمحہ لمحہ
وہ عالم ہر طرح اَسرارِ سدرہ

محمدؐ ، حامدؐ و محمودِ و طٰہٰؐ
محمدؐ داور و دادار و دارا

وہؐ ماہِ کامل و ہر طور اکمل
وہؐ ہر اِک طورِ کُل عالَم کا آسہ

محمدؐ کا درِ والا مسلسل
رہا ہر اِک طرح مصدر عطا کا

O

مِلاک و محورِ عالَم محمدؐ
الگ محرم ، الگ ہم دم محمدؐ

وہ حامدؐ ، احمدؐ و محمودؐ و حائد
سدا عادل ، سدا اکرم محمدؐ

سدا کامل ، سدا اطہر محمدؐ
سدا راحمؐ ، سدا ارحمؐ محمدؐ

عمل ہر اِک علوِّ کُل مسلسل
مکمّل عالِم عالَم محمدؐ

عطا کا اِک الگ دھارا محمدؐ
عطا کا اِک الگ عالَم محمدؐ

O

محمدؐ رحم کا مصدر
محمدؐ عدل کا محور

محمدؐ اوّل و اکرم
محمدؐ اکملؐ و اطہرؐ

ہر اِک دُکھ کا مداوا وہؐ
الگ ارحام کا ساگر

الگ عالمؒ ، الگ حاکمؒ
الگ راحمؒ ، الگ داورؒ

الگ ہر اِک عمل دائم
الگ آمر ، الگ سرور

O

امامِ عالَم ، سدا محمدؐ
علوِ مُحکَم ، سدا محمدؐ

احاد و ارحم ، سدا محمدؐ
سرورِ مُحکَم ، سدا محمدؐ

الگ مُعلَّم ، سدا محمدؐ
حَکَم مُسلَّم ، سدا محمدؐ

رسولِ مُکْرَم ، سدا محمدؐ
الگ مُکَرَّم سدا محمدؐ

مرادِ عالَم ، سدا محمدؐ
کمالِ آدم ، سدا محمدؐ

ملاکِ عالَم ، سدا محمدؐ
سراسر اکرم ، سدا محمدؐ

سراسر اَعلَم ، سدا محمدؐ
امامِ عالَم ، سدا محمدؐ

O

امامؑ مُسلَّم
مُعلِمؑ ، مُعلَّمؑ

وِلا والا ٹھہرا
ہر اِک کام ہر دم

دُعا کا صِلہ وہؑ
وہ طاہرؑ ، وہ اکرمؑ

وہ حاکمؐ ، وہ داورؐ
مُکلّل ، مُکلّمؐ

مکمل دُعا وہؐ
وہ سرکارِ عالَمؐ

کرم کا حوالہ
رسولِ مُکَرَّمؐ

O

درِ محمدؐ عطا کا مصدر
عطا کا مصدر ، دُعا کا محور

صِلہ دُعا کا ، ملا ہر اِک کو
لگا ہر اِک کو کرم کا ساگر

سَمک ، سما ، سائلِ محمدؐ
کرم ہر اِک کو مِلا سراسر

عمل مسلسل کرم کا حامل
سدا وہؐ کامل ، سدا وہؐ داور

درِ محمدؐ کا لمحہ لمحہ
مہک کا حامل ، مدام اطہر

ہوا ہر اِک سائلِ حرم کا
الگ ہر اِک طور دِل معطّر

درِ محمدؐ کا ہر حوالہ
وِلا کا مصدر ، عطا کا ساگر

O

احمدؐ راحلِ راہِ سدرہ
وہؐ سرور ، ہر طور وہؐ والا

عالِمِ سرِّ عالَم احمدؐ
وہؐ مامور اور عامل اللہ

عاملِ حُکمِ اللہ ہر دم
سو اِس طور کٹا ہر لمحہ

ہر موسم کو روکا کھل کر
ہر ماکر کو روکا ٹوکا

احمدؐ ، طاہرؐ ، اکرمؐ ، طٰہٰؐ
احمدؐ ، کل عالم کا آسہ

O

رحم و کرم کا دھارا محمدؐ
کُل عالم کا آسہ محمدؐ

درد و اَلَم کا ساگر عالَم
اور ہر اِک کا ماوا محمدؐ

دہر کا اِک اِک لمحہ ورطہ
ورطہ دہر ، سہارا محمدؐ

اکملؐ ، واسعؐ ، طاہرؐ ہر دَم
عالِمِ عالَم ، طٰہٰ محمدؐ

احمدؐ ، اکرمؐ ، آمرؐ ، اطہرؐ
ہر اِک کو اولاسا محمدؐ

O

مِہر و وِلا کا گہرا ساگر
سرکارِ دوعالمؐ کا گھر

وا سائل کو ملا مُسلسل
سرکارِ دوعالمؐ کا دَر

وہ راحمؐ ، وہ ارحمؐ ، اکرمؐ
مہر و وِلا کا دائمؐ مصدر

گھائل کا ہر طور مداوا
راحلِ سدرہؐ ، سرورؐ ، داور

اِسمِ محمدؐ ، درد کا دارو
ردِّ اَلَم اور ردِّ صرصر

O

مراحم کا مِلا عالَم کو دھارا
مِلا سرکارِ عالَمؐ کا سہارا

محمدؐ کا کہا ہر طور عمدہ
محمدؐ ساحل و حاصل ہمارا

محمدؐ اِک الگ ہر طور عالِم
محمدؐ کو مِلا ہے عِلم سارا

وہؐ ہر اِک طور ہر اِک کا سہارا
محمدؐ آسئہ کامل ہمارا

محمدؐ محور و مصدر عطا کا
محمدؐ لمحہ لمحہ عالم آرا

O

کھلا ساگر عطا کا ہر سُو حاصل
محمدؐ لمحہ لمحہ مہرِ کامل

محمدؐ کُل عوالم کا سہارا
مِلا ہر سالِ دل کو اُس کا ساحل

محمدؐ عالم آراؐ ، اعلا ، والا
کمالِ مہر ہر سائل کو حاصل

رہِ سدرہ کا لمحہ لمحہ لَمعہ
رہِ سدرہ کا لَمعہ لَمعہ راحل

رسول اللہؐ سدا طاہرؐ ، معطرؐ
رسول اللہ سراسر رحم و عادل

○

محمدؐ کا دِلاسا ، رحم کا آسہ
محمدؐ کا ہر اِک لمحہ کرم والا

محمدؐ اِک الگ راحم ، الگ ارحم
محمدؐ کا عمل ہر اِک سدا عمدہ

محمدؐ مہرِ کُل اور محورِ عالم
محمدؐ کا ہر اِک لمحہ اَمَر ٹھہرا

علومِ کُل ، امورِ کُل کا وہؐ ماہر
الگ عالم ، الگ راحل ، الگ والا

محمدؐ سرور و سرکارِ کُل عالَم
وہ ہر اِک طور مہرِ مولا کا ہالہ

O

اوّلؐ احمدؐ ، اطہرؐ احمدؐ
حاکمؐ احمدؐ ، داورؐ احمدؐ

ہر اِک طور وہؐ کاملؐ ، طاہرؐ
ہر اِک علم کا مصدر احمدؐ

عالَم کو ہر طور اَمل وہؐ
کل عالَم کا محور احمدؐ

ہر دُکھ کا دائم وہؐ مداوا
رحم و کرم کا ساگر احمدؐ

ہر اِک سال کا ساحل احمدؐ
اکمل احمدؐ ،سرور احمدؐ

O

محمدؐ راحم و ارحم مسلسل
محمدؐ سرورِ عالَم مسلسل

محمدؐ اوّل و والا مسلسل
ہر اِک گھاؤ کا وہؐ مرہم مسلسل

کرم کا اِک الگ ساگر سدا وہؐ
محمدؐ ، طاہرؐ و اکرمؐ مسلسل

محمدؐ حامدؐ و حائذؐ مسلسل
محمدؐ حاکمِ مُحکم مسلسل

ہر اِک دُکھ کا مکمل وہؐ مداوا
وہؐ عادل ، داورِ عالَم مسلسل

O

درد و اَلَم کا کالا صحرا
عمر کا دائم ٹھہرا حصہ

ہر سُو ہر اِک سہا سہا
آس کا دھارا سُوکھا سُوکھا

ہر کم دِل دُکھ درد کا حامل
ہر موسم کا دِل کو دھڑکا

اللہ رحم کا گہرا ساگر
اُس کے عدل کا مہکا دَھولا

صِلہ ملا کم دِل کو دُعا کا
اسمِ محمدؐ ہر سُو مہکا

اسمِ محمدؐ عمر کا حاصل
عمر کا حاصل ، حِلم کا دھارا

O

محمدؐ کا مکمل آسرا حاصل
محمدؐ ہر طرح اوّل ، سدا کامل

محمدؐ اِک الگ عالم ، الگ ماہر
محمدؐ اِک الگ اکمل ، الگ عادل

سدا وہؐ آس کا محور ، الگ حاکم
وِلا کا اِک الگ ساگر ، الگ ساحل

ہر اِک سُو صرصرِ الحاد کا دھوما
ہر اِک لمحہ الگ آلام کا حامل

محمدؐ راحم و ارحم ، سدا اکرم
ہر اِک لمحہ سدا وہؐ مائلِ سائل

O

اِسمِ محمدؐ، ہر اِک طور الگ ٹھہرا
اسمِ محمدؐ، آسرا ہر اِک سائل کا

آس کا محور اسمِ محمدؐ ہر لمحہ
اور ملاک و محور ہر اِک عالم کا

حامد، حائد اور حُلاحِل دائم وہؐ
رامعؐ، راحمؐ، راکعؐ، رحمؐ وہؐ ہر لمحہ

طٰہٰؐ ، مدعوؐ ، مرسلؐ اور معطرؐ وہؐ
عدل مسلسل ٹھہرا کام محمدؐ کا

سرکارِ دوعالمؐ ، حاصلِ ہر عالَم
الحاصل سرکارؐ مکرّم اور والا

O

محمدؐ سرورؐ و سرکارِ دوعالمؐ
محمدؐ کا سہارا ہر طرح ، ہر دَم

کمالِ حِلم وہؐ اور راحم و ارحمؐ
سدا وہؐ حوصلہ کم دِل کا اور ہم دم

اُمم کا آسرا اور داد کا مصدر
سدا وہؐ آس کا محور ، سدا مُکْرَم

رہا اعطاء کا در وا ہر اِک لمحہ
کھُلا احساس کا موسم رہا ہر دَم

ہر اِک لمحہ کرم والا ، عطا والا
محمدؐ اِک الگ داورؐ ، الگ اکرمؐ

O

مراحم کا الگ دھارا
محمدؐ ہر طرح والا

وہ دائم آس کا محور
وہ عالَم کا سدا آسہ

الگ اکرام کا مصدر
عمل ہر اِک علا والا

ہر اِک دُکھ کا مداوا وہؐ
دُعا کا اِک الگ دھارا

محمدؐ طاہرؐ و اطہرؐ
محمدؐ کاملؐ و طٰہؐ

○

محمدؐ سرورِ عالَمؐ
محمدؐ اکملؐ و ارحمؐ

محمدؐ علم کا دھارا
محمدؐ داور و اکرمؐ

محمدؐ داد کا مصدر
وِلا کا اِک الگ عالَم

سدا ارحام کا لَمعہ
محمدؐ عالِمِ عالَم

وہ کامل ، حامدؐ و راکعؐ
مداوا دُکھ کا وہ ہر دَم

O

ہر اِک طور کامل مُعلِّم محمدؐ

محمدؐ ، محمدؐ ، معلِّمؐ محمدؐ
مُعلِم محمدؐ ، مُکلِم محمدؐ
محمدؐ ، محمدؐ ، مُکرَّم محمدؐ
مکرَّمؐ محمدؐ ، مُعلَم محمدؐ
مُعلَّم محمدؐ ، حُلاحِل محمدؐ
وہ واسعؐ ، وہ واعدؐ ، وہ کامل محمدؐ
مَحرَّم محمدؐ ، معطّر محمدؐ
محمدؐ احاد اور اطہرؐ محمدؐ

الم اور آمرؐ محمدؐ
مسلسل ہر طور طاہر محمدؐ
امامؐ اور عالَم کا حاکم محمدؐ
مکمل ہر اکِ طور عالم محمدؐ
وہ رامعؐ ، وہؐ راکعؐ ، وہ راحلؐ محمدؐ
وہ راحلؐ ، مرادوں کا ساحل محمدؐ
وہ ساحل ، وہ حٰم و سالم محمدؐ
وہؐ سالم محمدؐ ، وہ راحم محمدؐ
وہ راحمؐ وہؐ عالَم کا محور محمدؐ
وہؐ محور ، مراحم کا مصدر محمدؐ
مراحم کا مصدر ، وہ عالم محمدؐ
وہؐ معلوم و ہر طور صارم محمدؐ
وہ صارم محمدؐ ، وہ راکعؐ محمدؐ
وہ راکعؐ محمدؐ ، وہ رامع محمدؐ

وہ مسعودؐ ، ہر طور عادل محمدؐ
وہ عادل محمدؐ ، وہ عامل محمدؐ
وہ عامل محمدؐ ، وہ حامد محمدؐ
وہ حامد محمدؐ ، وہ واعد محمدؐ
وہ واعد محمدؐ ، وہ موصل محمدؐ
وہ موصلؐ ، وہ مدعوؐ ، وہ راحل محمدؐ
وہ راحل محمدؐ ، وہ اکرم محمدؐ
وہ اکرمؐ محمد ، وہ ارحم محمدؐ
وہ ارحم محمدؐ ، وہ صادع محمدؐ
وہ صادع محمدؐ ، مصارع محمدؐ
مصارع محمدؐ ، وہ صائم محمدؐ
وہ صائم محمدؐ ، مُساہِم محمدؐ
مُساہِم ہر اِک دُکھ کا دائم محمدؐ
اک اللہ کا دائم مُسَلِّم محمدؐ

محمدؐ عمادؐ اور طہٰؐ محمدؐ
وہ طہٰؐ محمدؐ ، وہ والا محمدؐ
محمدؐ ، محمدؐ ، حُلاحِل محمدؐ
محمدؐ ہر اِک طور کامل محمدؐ
محمدؐ مصالح ، وہؐ سرکارِ عالَم
عَلَمؐ وہ ، حَکَمؐ وہ ، مکمل مُعلَّمؐ

O

درِ احمدؐ کرم والا ، عطا والا
درِ احمدؐ کا ہر لمحہ ، الگ لمحہ

ہر اِک سائل ہوا ارحام کا حامل
ہوا کامل مداوا ہر طرح دِل کا

درِ احمدؐ درِ رحم و عطا ہر دم
درِ احمدؐ دُعا کا اِک الگ ہالہ

ہر اِک مہموم کا دائم دِلاسا وہ
ہر اِک محروم کو دادار اور آسہ

درِ احمدؐ ہوادارِ اُمم ہر دم
درِ احمدؐ عوالم کا امل ٹھہرا

O

ہوا حاصل محمدؐ کا سہارا
ہوا حاصل صلہ دل کو دُعا کا

محمدؐ ہر طرح ہر دِل کے محرم
مِلا ہر دِل کو گھاؤ کا مداوا

محمدؐ مصدرِ ارحام دائم
محمدؐ مہرِ کُل ، دھارا عطا کا

ہو لامحدود عرصہ کم ، عمل وہ
ہوا کامل ، لگا اِک آدھ لمحہ

محمدؐ سرور و سرکارِ عالمؐ
وہؐ ہر اِک طور طاہرؐ اور طٰہٰؐ

O

محمدؐ محورِ ارحام ہر دَم
محمدؐ ہر طرح سرکارِ عالَمؐ

ہر اِک دُکھ کا مکمل وہؐ مداوا
ہر اِک گھاؤ کا ہر لمحہ وہؐ مرہم

محمدؐ عدل کا کامل حوالہ
دلِ مہموم کا ہر لمحہ محرم

ہر اِک سائل ہوا حامل عطا کا
دلِ سائل سدا ٹھہرا مُکرَّم

محمدؑ ، طاہرؑ و اطہرؑ مسلسل
سدا ہم درد اور ہر طور ہم دم

O

دل رہا سائلِ رسول اللہؐ
دِل کو مہکار کا مِلا دھارا

اسمِ احمدؐ سہارا عالَم کا
حاصلِ عمر طاہرؐ و طہٰؐ

راہِ دل کو ملا الگ دھولا
سہل ٹھہرا مداوا ہر دِل کا

دردِ دِل کا الگ مداوا ہوا
اور دل کا الگ سا حال ہوا

دل کو اکرام کا کمال مِلا
وردِ احمدؐ ماحصلِ عمر ہوا

O

اطہرؑ ، طاہرؑ والا وہؑ
علم و عمل کا دھارا وہؑ

ہر عالم کا حاصل وہؑ
مہر و عطا ہر لمحہ وہؑ

وہؑ راحل ہر طور الگ
راحلِ راہِ سدرہ وہؑ

آسرا وہؐ ہر عالَم کا
ہر عالَم کا آسہ وہؐ

دہر کا محور و مصدر وہؐ
کاملؐ ، اکرمؐ ، والاؐ وہؐ

O

محمدؐ کا ہر اِک لمحہ کرم والا ، عطا والا
محمدؐ کا کہا دائم ، دُعا والا ، وِلا والا

محمدؐ راحلِ سدرہ ، محمدؐ حاصلِ عالَم
محمدؐ کا عمل ہر اِک علو والا ، عُلا والا

عمل سرکارِ دوعالمؐ کا مہرِ کُل سدا ٹھہرا
سراسر رحم کا حامل ہر اِک لمحہ عطا والا

کمالِ کار کا ساگر ، ہر اِک لمحہ محمدؐ کا
وہؐ گھائل دل کا مرہم ، ہر دُعا والا ، دوا والا

محمدؐ ہر طرح کاملؐ ، محمدؐ ہر طرح عادلؐ
محمدؐ طاہر و اطہرؐ ، وہؐ ہر لمحہ سدا والا

O

آسرا دل کا وہؐ سدا ٹھہرا
آسرا دِل کا اسم احمدؐ کا

اسمِ احمدؐ کا لَمعہ ہر لمحہ
اسمِ احمد کرم کا اِک دھارا

مصدرِ مہر اور وِلا ہر دَم
اور عالَم کو آسرا اس کا

دُکھ کا ساگر سدا رہا عالَم
سُکھ کا ساگر کرم محمدؐ کا

وہ محمدؐ ، وہ احمدؐ و اکرمؐ
عدلؐ ، کاملؐ ، امامؐ اور طٰہٰؐ

O

عالَم سال اور ساحل وہؐ
اکرمؐ اور حُلاحِل وہؐ

اطہرؐ ، اوّلؐ ، آمرؐ وہؐ
اور عالَم کا حاصل وہؐ

ہر اِک درد کا دارو وہؐ
ارحمؐ ، راحم ، موصِل وہؐ

کام کھرا ہر طور سدا
اور سراسر عادلؐ وہؐ

حامدؐ ، طاہرؐ ، اطہرؐ وہؐ
حائدؐ ، واعدؐ ، کاملؐ وہؐ

O

وردِ محمدؐ عمر کا حاصل
سالِ اَلم کو ہر دَم ساحل

گھائل روح و دل کا مداوا
در احمدؐ کا آسئہ سائل

محورِ عالم ، سرورِ عالمؐ
وہ اکرمؐ ، وہ ارحمؐ ، راحِل

حِلم و عطا کا گہرا ساگر
عالمؑ ، حاکمؑ ، ماحؑ و عادلؑ

اِک سالار الگ دائم وہؑ
اور الگ وہ ماہِ کامل

مہر و وِلا کا مصدرِ ہر دَم
اور الگ ہر طور حُلاحِلؑ

○

محمدؐ ہر طرح سرکارِ عالمؐ
مسلسل وا درِ اکرامِ اکرمؐ

محمدؐ کا کرم حاصل مسلسل
کرم وہ کہ ہر اِک ٹھہرا مُکرّم

مِلا اولادِ آدمؑ کو سہارا
مِلا عالَم کو راحمؐ اور ارحمؐ

مہک اُٹھا ہر اِک سُو اِسم احمدؐ
مہک وہ کہ ہوا عالَم لمالم

مِرا اللہ کرم کا گہرا ساگر
محمدؐ ساحلِ ارحام ہر دم

O

کمال طاہرؐ ، کمال عادل
کمال آمرؐ ، کمال عاملؐ

کلام دائم ، کمال عمدہ
سدا مُکرَّم ، سدا مدلِّل

کمال داور ، کمال اطہرؐ
کمال رائدؐ ، مدام کاملؐ

کمال راحمؐ ، کمال ارحمؐ
کمال حامدؐ ، کمال راحلؐ

کمال عالمؐ ، کمال حاکمؐ
عمل مسلسل وِلا کا حامِل

امامِ عالمؐ ، امامِ ہر دل
سدا وہؐ اکمل ، سدا حُلاحِل

ہر اِک حوالہ ، کرم کا ہالہ
ہر اِک عمل کو کمال حاصل

کمال رحم و کرم کا دھارا
ہوا سدا حل سوالِ سائل

○

درِ احمدؐ درِ ارحام ٹھہرا
درِ احمدؐ سدا آسہ کرم کا

درِ احمدؐ عوالم کا سہارا
ہر اِک دُکھ کا مسلسل وہ مداوا

امامِ آدم و ارسل محمدؐ
اُمم کا وہ سدا واحد دلاسا

عمل دائم عُلا کا ہر حوالہ
کہا ہر اِک کھرا ہر طور ٹھہرا

محمدؐ کا کرم عالَم کا آسہ
محمدؐ ہر طرح ساگر عطا کا

○

رہِ محمدؐ کمال عمدہ
علا حوالہ علوِ کُل کا

رسولِ اکرمؐ ، کمال ارحم
کمال طاہرؐ ، کمال والا

ہر اک طرح علمِ کُل وہ دائم
ہر اِک طرح علم کا حوالہ

عطا سراسر ، دُعا مسلسل
ہر اِک عمل ، والا اور اعلا

وہ مہرِ کامل ، دُعا کا حاصل
کمال راحل ، وہؐ عدل و طہٰؐ

O

ہر اِک دُکھ کا مداوا وہؐ
عوالم کا سہارا وہؐ

سراسر طاہرؐ و اطہر
مبدِّل اور طٰہٰؐ وہؐ

مسلسل رحم کا ساگر
کرم کا ہر حوالہ وہؐ

معطرؐ وہؐ ، مطاہر وہؐ
معلِم اور ماوا وہؐ

سدا در وا محمدؐ کا
علومِ کُل کا دھارا وہؐ

O

رائدؐ ، حامدؐ ، ارحم احمدؐ
طاہرؐ ، اطہرؐ ، اکرمؐ ، احمدؐ

راحلؐ ، کاملؐ ، عادلؐ ، احمدؐ
ہر اِک دل کا محرم احمدؐ

ہر کم دل کا آسرا احمدؐ
راحم احمدؐ ، ہم دم احمدؐ

سدِّ راہ وہ ہر موٴلم کو
ہر گھائل کا مرہم احمدؐ

راحل راہِ سدرہ احمدؐ
اعلا ، والا ہر دم احمدؐ

O

کھرا دائم محمدؐ کا کہا ٹھہرا
سدا اسمِ محمدؐ آسرا دِل کا

مسلسل رحم کا ساگر ہر اِک لمحہ
عطا کا اِک الگ مصدر ، الگ دھارا

محمدؐ کا درِ ارحام وا ہر دَم
ہر اِک حکمِ محمدؐ ہر طرح عمدہ

درِ سرکارِ دوعالمؐ سدا مصدر
علومِ کُل کا اور عدلِ مسلسل کا

ہر اِک دُکھ کا مداوا ہر طرح حاصل
وہؐ عالم کا سہارا ، ہر طرح آسہ

O

الگ معلِّم ، الگ معلَّم
الگ مکرّمؐ ، رسول اکرمؐ

وہؐ عدلؐ و عادلؐ ، وہ رحمؐ و کاملؐ
الگ وہ راحلؐ ، الگ وہ ارحمؐ

وہؐ ہر طرح اِک الگ حوالہ
وہؐ محورِ مہر اور مُکْرَم

طہور و طاہر ، کرم مسلسل
وہؐ ماہرِ کُل امورِ عالَم

وہؐ علمِ کامل ، وہؐ حِلم کامل
الگ سہارا ہر اِک کا ہر دم

O

اِمامِ ارسُل و عالَم محمدؐ
ہمارا آسرا ہر دم محمدؐ

محمدؐ محور و مصدر کرم کا
سدا راحم ، سدا ارحم محمدؐ

مسلسل مہر کا ساگر محمدؐ
مکمل طاہرؐ و اکرم محمدؐ

درِ اطہر سدا لَمعہ اَمل کا
ہر اِک دِل کا سدا محرم محمدؐ

ہر اِک گھاؤ کا مرہم اِسمِ احمدؐ
سدا ارحام کا عالَم محمدؐ

○

طاہر احمدؐ ، اطہر احمدؐ
رحم و کرم کا ساگر احمدؐ

ہر اِک دور کا حاکم احمدؐ
ہر اِک دور کا داور احمدؐ

راحلِ راہِ اللہ ہر دم
ہر عالم کا سرور احمدؐ

ہر کم دل کا آسرا احمدؐ
عِلم و حِلم کا مصدر احمدؐ

ہر اِک طور سدا وہؐ کامل
ہر اِک طور معطر احمدؐ

O

محمدؐ سرورِ عالم
محمدؐ راحم و اکرمؐ

محمدؐ عدل اور عادل
ہر اِک گھاؤ کا وہ مرہم

دعا کا وہؐ سدا مصدر
کمالِ مہر وہؐ ہر دم

ہر اِک دُکھ کا مداوا وہؐ
ہر اِک مہموم کا ہم دَم

وہؐ سدِّ راہ مولم کو
ہر اِک کم دل کا وہؐ ہم دَم

O

تاثرات

بہاول پور کے شاعرِ اعظم
جنابِ خورشید ناظر کی نئی تصنیف

محترم خورشید ناظر کا شمار ان ادیبوں اور شاعروں میں ہوتا ہے جو شعر ونثر اور تخلیق و تحقیق نیز تنقید یعنی ادب کے سبھی میدانوں کے شہ سوار ہیں۔ اس حوالے سے اُن کی پندرہ کتب دلیل کے طور پر پیش کی جاسکتی ہیں جبکہ صرف شعری حوالے سے اُن کا منصب دیگر شعرا سے برتر اور عظیم ہے۔ خورشید ناظر ہر صنفِ ادب، ہر وزن اور ہر صنعت میں شعر کہنے کی صلاحیت رکھتے اور اس ضمن میں لوہا منوا چکے ہیں۔

ان کی نئی تخلیق ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' کے متبرک نام سے معرضِ وجود میں آ رہی ہے۔ ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' حسبِ سابق اردو مجلس بہاول پور کی طرف سے شائع ہو رہی ہے جبکہ اس کے مرتب پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی ہیں۔ ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' کچھ دوستوں اور ادیب و شعراء کے تاثرات سمیت کل دو سو چار صفحات پر مشتمل ہے۔

مذکورہ تصنیف میں قصیدہ ہیٔت، آزاد نظم ہیٔت اور مثلث ہیٔت کی چونسٹھ طویل و مختصر حمائد و نعوت شامل ہیں اور ان میں شامل مصارع کے کیفیت کا عالم یہ ہے کہ میں کئی گھنٹے صرف ایک عنوان کے سحر سے نہیں نکل سکا جس کا مصرعِ اوّل ''کہا اُس کا اٹل ٹھہرا'' ہے۔ قرنوں قرنوں سفر کیجئے تو بھی یہی پتہ چلے گا کہ آں حضرت کا فرمان زمانے بھر میں ترازو کا تلا اور ہر معیار پر پورا اترنے والا ہے۔ صرف یہی مصرع نہیں، ساری کتاب کی یہی کیفیت ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد
سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس، صدر شعبۂ اُردو،
ڈائریکٹر تعلقات عامہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور
محقق، مصنف، ناوِل نگار، ناقد

مالکِ عالم،سرورِ عالمؐ

مرقعِ حسنِ موضوعات وصدقِ جذبات

آج سے بیس بائیس برس پہلے خورشید ناظر نے منظوم سیرت نگاری،شرح اسماءِ الٰہی ، اسمائے رسولﷺ اور حمد ونعت گوئی کے جس مقدس سلسلہ کا آغاز کیا تھا، زیرِ نظر کتاب ''مالک عالم، سرورِ عالمؐ، اس سلسلہ کی دسویں کڑی ہے۔ یہ کتاب طویل ومختصر حمائد اور نعوت سے مزین ہے، ان تخلیقات میں حسنِ معانی کی فراوانی تو ہے ہی جو حسنِ موضوعات اور شاعر کے حسنِ تخیل اور صدقِ جذبات کا نتیجہ ہے اس پر مستزاد یہ ہے کہ اندازِ بیاں، ہیئت اور الفاظ کی سطح پر بھی بے حد رنگا رنگی اور کرشمہ کاری لیے ہوئے ہے۔خورشید ناظر اپنی کئی سابق تخلیقات میں بعض معروف ومتداول ادبی صنائع کے ساتھ ساتھ صنعتِ توشیح اور صنعتِ غیر منقوط جیسی انتہائی مشکل ادبی صنعتوں کو بھی بھرپور طور پر بروئے کار لائے ہیں۔جن کی مثال اردو شاعری کی تاریخ میں خال خال ہی ملتی ہے بلکہ اس سے بھی کمتر اور وہ بھی بہت محدود پیمانے پر۔

دوسری تخلیقات کے مقابلہ میں زیرِ نظر شہ پارہ میں یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ نون غنّہ اور یائے معروف و مجہول تک کے استعمال سے گریز کیا گیا ہے حالانکہ یہ حروف اردو املا میں بے نقطہ ہی لکھے جاتے ہیں۔ بقولِ خورشید ناظر ان کے کسی محترم ہم عصر نے حرف گیری کی تھی کہ یہ حروف اصلاً نقطہ دار ہیں اور صنعتِ غیر منقوطہ میں کچھ کہتے ہوئے ان سے احتراز ضروری ہے۔ خورشید ناظر نے یہ بھی کر دکھایا۔ سلسلۂ مذکور کی اپنی جملہ تخلیقات میں شاعر بزبانِ حال پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ:

ہم سا ہو تو سامنے آئے

خورشید ناظر کا یہ قلمی سفر ایک سفرِ شوق ہے اور شوق کی انتہا نہیں۔ ہم بھی شاعرِ مشرق کی زبان میں خورشید ناظر کے لیے دعا گو ہیں کہ:

ہر لحظہ نیا طور، نئی برقِ تجلّی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

پروفیسر محمد لطیف
سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، پرنسپل، شاعر اور ناقد

''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' کاظہورِ جمال وکمال

شاعری جہاں قاری کے لیے ایک صنفِ لطیف اور ذہنی ترفع کا خوشگوار ذریعہ ہے، وہیں شاعر کے لیے شاعری ایک ذہنی اور علمی سعیِ مسلسل کے ذریعے ترسیلِ جمال وکمال کی قلبی واردات بھی ہے۔ اس حوالے سے شاعر کا تیشۂ فن لفظیات کی تراش خراش اور ترتیب وتزئین کی منزل سے گزرتا ہے تو کسی پارۂ فن کا شاہکار تخلیق ہوتا ہے۔ شاعر کا خام مال اس کا ذخیرۂ الفاظ ہوتا ہے۔ اگر غیر منقوط الفاظ ہی کے استعمال کی صورت میں یہ ذخیرہ محدود ہوتا چلا جائے تو شاعر کا فنی جوہرِ کمال اور کاوشِ مسلسل کا ظہورِ جمیل ہی معجزۂ فن کی بلاغت کا نشانِ عظمت قرار پاتا ہے اور جنابِ خورشید ناظر کا یہ نشانِ عظمت و کمال ہمیں اُن کی تازہ تخلیق ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' غیر منقوط نعوت وحمائد میں متشکل نظر آتا ہے۔ ماقبل اُن کی تین غیر منقوط حمائد اور نعوت کی شاہکار کتابیں منصہِ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں۔

غور طلب امر واقع یہ ہے کہ اگر ہماری نظم و نثر میں سے منقوط لفظیات نکل جائیں تو عام طور بلاغت وفصاحت کے فنی ابلاغ میں دشواریاں تو

ہوتی ہے مگر شاعر کا کمالِ فن اپنی قدرت و ذہانت سے یہ منزل طے کر ہی لیتا ہے جیسا کہ جنابِ خورشید ناظر کی پچھلی تین غیر منقوط کتب میں دیکھا جا سکتا ہے مگر کچھ اہلِ نقد صاحبانِ ذوقِ جمیل کی اس نشان دہی پر کہ نون غنہ اور یائے معروف و مجہول کو کئی اہلِ زبان منقوط حروف میں شمار کرتے ہیں، اگرچہ یہ دعویٰ بذاتِ خود بحث طلب ہے کیونکہ ماضی میں لکھی گئی غیر منقوط شاعری کی فارسی اور اردو کتب اس کی شاہد ہیں کہ ان تینوں حروف پر مشتمل لفظ بھی غیر منقوط ہی شمار ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جب ان حروف پر لفظ اختتام پذیر ہوتے ہیں مگر اس رعایت کے باوجود جناب خورشید ناظر نے اس چیلنج کو قبول کیا اور ان کی موجودہ سعیِ سعید و بسیط ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' کی منظومات کے علاوہ حمائد اور نعوت میں بقول شخصے غیر منقوط لفظیات کی خالص ترین صورت نظر آتی ہے۔ ظاہر ہے اس ۲۰۴ رصفحات کے مجموعۂ کلام میں قاری کو تکرارِ لفظی کا تو سامنا ہوتا ہے مگر یہ تکرارِ لفظی جناب خورشید ناظر کے کمالِ فن اور معنوی تقدس کی بدولت صنعتِ لفظی و معنی کا ظہورِ امتزاج و جمال اور اظہارِ بلیغ کی ندرت و جدت کا شاہکار نظر آتی ہے۔ یہ منصب کمال اللہ تعالےٰ کی حسنِ عطا کا مظہر اور رسولِ پاکؐ کی ذاتِ والا صفات کی نظرِ کرم کی شانِ نزول قرار پاتی ہے۔

جنابِ خورشید ناظر نے جس ذوق وشوق اور عقیدت و مدحت کے ساتھ حمد و نعت کے ساتھ قلبی و ذہنی وابستگی و وارفتگی کا اظہار اپنی حمد و نعت میں کیا

ہے وہ انھی کی ذاتِ گرامی کا خاصہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ اُن کے ذوق و وجدان کا یہ روحانی سفر اسی طرح جاری وساری رہے۔

ع   اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

ڈاکٹر انور صابر

مصنف، مرتب، شاعر، ناقد

سابق وائس پرنسپل، صدر شعبۂ اُردو

گورنمنٹ صادق ایجرٹن (ایس-ای) کالج بہاول پور

مشاقیِ دل و جاں سے کروں مدحت خدا اور سول:
''مالک عالم، سرورِ عالمؐ ''
خورشید ناظر کا منفرد غیر منقوط نذرانۂ دل و جاں

حمد و نعت ہمارے ادب کی مستقل اصنافِ سخن ہیں۔ قریباً ہر شاعر نے ان اصناف میں طبع آزمائی کی ہے اور کمالِ حسن کا مظاہرہ کیا ہے۔ صرف کلمہ گو حضرات ہی نہیں، دیگر مذاہب کے شعراء نے بھی بہ قول شخصے کچھ یوں اپنی عاقبت کا سامان کر لیا ہے۔ حمد و نعت اپنی اصل میں بڑی نازک اصناف ہیں۔ خدا شناسی کی طرح محمدؐ شناسی کا ادعا بھی نوعِ بشر کے حیطہء اختیار سے باہر ہے۔ بجز محمد ﷺ کون ہے جو خدا کو اس طرح جاننے کا دعویٰ کر سکے جس طرح جاننے کا حق ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حمد گوئی یا نعت گوئی کے حوالے سے کوئی بھی کاوش و سعادت زورِ بازو کا حاصل نہیں ہے بلکہ خدائے بخشندہ و مہربان کی بخشش و عطاء ہے۔

''مالک عالم، سرورِ عالمؐ'' بھی ایک ایسی ہی سعادت ہے جو ہمارے بزرگ شاعر جناب خورشید ناظر کو بارگاہِ ایزدی سے حاصل ہوئی ہے۔ آپ کے شعری سفر کا آغاز ہی مختلف روحانی تجربات سے ہوا ہے۔حمد ونعت، کافی، سیرتِ طیبہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اسمائے الٰہی ورسولِ الٰہی، توشیح وشرح غرض واردات ہائے قلبی کا ایک جہاں ہے جسے نظم کیا گیا ہے۔اس روحانی شعری سفر کے سنگ ہائے میل میں ہر قدم روشنی (سفرنامہ)، بلغ العلیٰ بکمالہٖ (منظوم سیرت پاک)، منظوم شرح اسمائے محمدؐ، (غیر منقوط حمدیہ کلام)، توشیح اسمائے الحسنیٰ، توشیح اسمائے محمدؐ، حسنت جمیع خصالہٖ (اسمائے محمدؐ کی منظوم شرح)، شرح اسماء الحسنیٰ، کشف الدُجیٰ بجمالہٖ (آزاد نظم کی ہیئت میں لکھی گئی اولین سیرت پاک) کے علاوہ اور حمد الٰہ و مدحِ محمد (صنعت توشیح وغیر منقوط میں ہدیہ حمد ونعت) وللہِ الحمد (تاریخِ اردو ادب کا ضخیم ترین غیر منقوط حمدیہ مجموعہ)، ملاکِ ومحورِ عالم محمدؐ (تاریخِ اردو ادب کا دوسرا ضخیم ترین غیر منقوط نعتیہ مجموعہ) غیر منقوطی تجربے ہی کے تسلسل ہیں۔'مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ' جیسا حمد ونعت کا فنی تجربہ اُن کی حالیہ کاوش ہے جو بوجوہ سراہے جانے کے قابل ہے۔یائے معروف اور نون غنہ جو کہ بادی النظر میں غیر منقوط حروف ہیں لیکن بعض ماہرین انہیں منقوط گردانتے ہیں، اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے ہر دو حروف

کے استعمال سے اغماض واحتراز برتا گیا ہے جو اُن کی مشاقیِ طبع اور فنی دسترس پر دال ہے اور سب سے خوشگوار پہلو یہ ہے کہ خورشید ناظر نے ہمیشہ فن اور ادب میں توازن قائم رکھا ہے اور کبھی غیر ضروری تجربے کے نام پر ادب اور مقام ادب کو گرنے نہیں دیا۔ اُن کے ہاں عرفی کی ''مگس تکلم عیسٰی'' اور ''حلوائے دکان آفرینش'' جیسی غیر معروف و معیوب اصطلاحات کا استعمال نہیں ملتا۔ اُن کی شاعری کا کمال سادگی اور تاثیر ہے جو انہیں اپنے معاصر میں نمایاں مقام عطا کرتی ہے۔ آپ کے حالیہ شعری مجموعہ میں ۲۲ حمدیہ جبکہ ۴۵ نعتیہ فن پارے شامل ہیں۔ کتاب کا تاثر ہمیشہ کی طرح نہایت عمدہ ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

پروفیسر ڈاکٹر شاہد حسن رضوی
مدیر سہ ماہی 'الزبیر' معتمد عمومی اُردو اکیڈمی بہاول پور،
سابق صدر شعبۂ تاریخ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور،
محقق، مصنف، ناشر

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام

علی رسوله الكريم،اما بعد!

شکر ہے اس ذات باری تعالی کا جس نے انسان کو اپنی ذات وصفات بلکہ ہر لحاظ سے اپنی قدرتِ عالیہ کا مستقل معجزاتی مظہر بنایا ہے اوران گنت برکتیں، رحمتیں اور سلامتی نازل ہو حضور اقدس کی ذاتِ مبارکہ پر جن کی بدولت انسانیت کو بلندیوں کی حقیقی معراج نصیب ہوئی، بایں طور پر کہ خالقِ لم یزل نے ہر انسان کی حسین ترین تخلیق کی اور اس کو دیگر لاجواب نعمتوں کے ساتھ ساتھ بیان وکلام کی نعمتِ عظمٰی سے نوازا۔ کمالِ تخلیق ایسا کہ ہر عضو کی ساخت، آنے جانے والا ہر سانس، زندگی کا ہر لمحہ شکرِ مسلسل کا اشد متقاضی ہے، چنانچہ اللہ رب العالمین کی تمام عطا کردہ نعمتوں کا خوب اظہار اور ان سے صحیح افادہ واستفادہ پر شکرِ لسانی کے ساتھ ساتھ شکرِ عملی از حد ضروری ہے اور جن لوگوں سے کسی بھی قسم کا استفادہ ہو، ان کا شکریہ ادا کرنے سے کنارہ کشی اختیار کرنا کفرانِ نعمت کے زمرے میں آتا ہے، خصوصا وہ تمام باکمال افراد، جن کی مثبت سوچ، بے مثال تخلیق کاری، بے لوث حسنِ کارکردگی کی وجہ سے معاشرتی کردار، افکار، اخلاق، عادات، تاثرات، جذبات، خیالات غرضیکہ

ہر پہلو درست سمت میں پروان چڑھتا ہے اور انہی کی بدولت ہمیشہ معاشرے ترقی کی مشکلات سے لبریز منزلیں بھی بآسانی عبور کر لیتے ہیں۔ میری نظر میں موصوف خورشید ناظر کا شمار بھی انہی نابغۂ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے۔

موصوف قدیم ریاست بہاول پور کے دارالخلافہ بہاول پور شہر کے متوطن ہیں۔ موصوف کی فنِ نظم ونثر پر کامل دسترس، دراصل رب العالمین کی خاص عطا اور قدرتِ الٰہی کے مظہر کی آئینہ دار ہے جس کا نمایاں عکس ان کی ایک درجن سے زائد مطبوعہ کتب سے عیاں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ موصوف اردو ادب (نظم ونثر) میں صنعتِ بدیع کو اعلیٰ قدرت کے ساتھ بروئے کار لانے والے واحد شاعر ونثّار ہیں جن کی ہر تخلیق، انشا پردازی، در حقیقت شعر ونثر کی اعلی فنی معراج سے محتشم اور ذخیرۂ الفاظ کا دامن معانی کے سرشتہ سے خوب معمور ہے، جس کی تحسین وتعریف میں ذرا سا بخل بھی کسی بھی طور پر اہلِ علم کو رَوا نہیں۔

اور یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عربی، فارسی اور اردو ادب میں ہمیشہ حمدیہ ونعتیہ کلام کو ایک منفرد مقام حاصل رہا ہے چونکہ حمد ونعت بلا شبہ عبادت بھی ہے اور سعادت بھی، یہی وجہ ہے کہ موصوف کا زیادہ تر موضوعِ سخن یہی رہا ہے۔ مزید برآں کہ ان کا منظوم ومنثور کلام حقیقت میں اعلیٰ قدرت، فنی تخلیق کاری سے کمال مزین ہے بلکہ ان کا شمار ان شعراء اور نثر نگاروں میں سے ہوتا ہے جنہوں نے مشکل ترین صنعت غیر منقوطہ کو اپنے کلام

کے لیے اختیار کیا۔ یہ صنعت اگرچہ نظم ونثر دونوں میں قدیم زمانے سے رائج ومتداول ہے لیکن ان کے شعراء اور نثر نگاروں کی تعداد کوئی بہت زیادہ نہیں ہے۔ یہ منفرد اعزاز موصوف کو حاصل ہے کہ انہوں نے سب سے زیادہ غیر منقوط، فنِّ توشیح سے مصنوع کلام پیش کیا ہے جس کی نمایاں جھلک ان کی تین مشہور، ضخیم، غیر منقوط کتب سے عیاں ہے۔ پہلی کتاب (وللہِ الحمد) ہے جو کہ حمدیہ کلام (حمائد) پر مشتمل ہے اور دوسری کتاب (ملاک ومحورِ عالم محمدؐ) نعتیہ کلام (نعوت) کا خوبصورت مجموعہ ہے اور تیسری کتاب (حمدِ الٰہ ومدحِ محمدؐ) حمدیہ ونعتیہ کلام ہے جو کہ صنعتِ توشیح سے مرکب ہے۔

چنانچہ اس وقت میرے سامنے خورشید ناظر (حفظہ اللہ) کی کتاب (مالکِ عالَم، سرورِ عالَمؐ) ہے۔ یہ کتاب دو اہم مضامین پر مشتمل ہے، پہلا حصہ (حمائدِ مالکِ عالَم) حمدِ باری تعالیٰ سے مُتَبرّک ہے اور دوسرا حصہ (مدائحِ سرورِ عالَمؐ) نعتِ نبی کریمؐ سے مُتَّصِف ہے اور اس کتاب کی دو منفرد خصوصیات ہیں بایں طور پر کہ یہ کتاب صنعتِ غیر منقوطہ کی ایک عمدہ مثال ہونے کے ساتھ ساتھ حمدِ الٰہی اور مدیحِ نبوی میں گویا کہ مفقود المثل ہے۔ یہ کتاب شاعر کے دیگر منظوم ومنثور غیر منقوط کلام سے اس لحاظ سے بالکل مختلف ہے کہ اس میں شامل تمام حمائد، نعوت نون غنہ (ں) اور یائے معروف ومجہول سے معرا ہیں جس کا ذکر شاملِ تحریر (اپنی بات) میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی جملہ مساعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ان کا سایہ

تا دیر قائم و دائم رکھے جنہوں نے حسین تخلیق کاری کے ذریعے امت مسلمہ کو حمد باری تعالی اور مدحت رسول کے عظیم بابِ سعادت سے جڑے رہنے کے لیے اپنی تمام تر کاوشات بروئے کار لائیں۔ چونکہ ابدی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے اور اللہ رب العزت ہم سب کو اس علم کے بحرِ بے کراں، بے مثال فنی صلاحیات سے معمور سمندر سے خوب مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اور ان کے اس عظیم کارِ خیر کے بدولت امتِ مسلمہ پر اپنا خصوصی رحم و کرم کا معاملہ فرمائے اور ہم سب کے دلوں کو گلشن حبِ اللہ اور حبِ محبوب اللہ کی لازوال خوشبو سے معطر و معنبر رکھے، آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر شیخ شفیق الرحمٰن
ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ
دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

الحمد لله الموفق لما فيه الخير للمسلمين، والصلاة والسلام على رسوله الامين سيدنا محمد الذى ارسله رحمة العالمين، وصلى عليه و ملائكة و امر بالصلاة عليه و التسليم عباده المؤمنين و ارسل الينا محمدا و جعله قدوة لنا و منارا لهدايتنا و ارشادنا و اسعادنا....

امابعد !

اردو ادب میں صنعتِ غیر منقوط پر طبع آزمائی ایک نہایت مشکل امر ہے کیوں کہ اہلِ ادب کے نزدیک کم ہی شعرا نے اس سنگلاخ وادی میں قدم رکھا اور آخر تک چلے ! اگر ہم ایک محتاط تقابل بھی کریں تو ایک لاکھ عمومی نظموں پر ایک غیر منقوط نظم کا حساب جاری ہوگا جو کہ ایک حیران کن معاملہ ہے کیوں کہ اس صنعت کو سمجھنا اور اسے مکمل طور نبھانا، لائق صد تحسین ہے۔ حمد و نعت لکھنا شریعت اسلامیہ میں ایک عظیم اور بابرکت عمل ہے جو دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاحال جاری و ساری ہے اس میدان میں ہمیں لاتعداد نام ایسے ملیں گے جو اپنے حسنِ بیان، شیرینیِ کلام اور زبان و ادب پر دسترس کے باعث اب تک فنونِ ادب میں ہمسرِ مہِ دو ہفتہ ہیں۔ شعر کہنا اور

نہایت مشکل صنف میں کہنا جس میں جدّت بھی ہو اور لفظوں کے بندھن کا حسین امتزاج بھی تو مشاق نگاہیں اس کلام کو پہلی نظر میں ہی بھانپ لیتی ہیں کہ یہ کسی عام سے شاعر کی مجال نہیں ہے بلکہ کسی استاد شاعر کا لافانی فن ہے جسے طاقوں میں بطور تبرک سجایا جائے تو ہی بجا ہے!

جو ہو سکے تو کرو چاک دامنِ ظلمت

ستارہ بن کے چمکنے سے کچھ نہیں ہوتا!

نظم ہو یا نثر کسی بھی میدان میں غیر منقوط تحریر پیش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ حروف کے اجتماع سے لفظ بنتا ہے اور لفظوں کے جمع ہونے سے جملہ مکمل ہوتا ہے۔ یہ الفاظ ہی ہیں جن سے ہم اپنا مافی الضمیر اچھے انداز میں بیان کرتے ہیں اور اس سے ہی نظامِ کائنات رواں دواں ہے۔ عربی فارسی اور اردو کے علاوہ دیگر ہر زبان میں بڑے بڑے قدآور فصحا و بلغا نے بدائع معنوی اور صنائع لفظی کے میادین میں اپنا یدطولیٰ دکھایا جسکی وجہ سے ایک زمانہ ان کی اس ادبی خدمت کا معترف رہا ہے اور رہے گا۔

ہم امراء القیس سے متنبّی تک کے شعرا کو دیکھیں تو ان لوگوں کی شاعری ہمیں مخصوص دائروں میں ہی گھومتی نظر آئے گی جس میں ہمیں فقط بحور و ذخیرۂ الفاظ کے علاوہ مزید کوئی جدّت ایسی نظر نہیں آئے گی جیسا کہ برصغیر کے شعرا نے اپنے ذہن سے واضح کیں اور آج تک ان کے وضع کردہ افاعیل اور صنعتوں سے ایک دنیا نظم و نثر کی دنیا میں اپنا قد بڑا کر رہی ہے۔ شعر کہنا اور

برمحل کہنا یہ ایک فن ہے اور اس فن میں جدّت آمیزی ہو اور پورے تسلسل کے ساتھ ہو تو اس فن کی معراج بن جاتی ہے جیسا کہ ماضی قریب کے شعرا نے فنِ شاعری میں اپنا لوہا منوایا حتٰی کہ وہ وقت بھی آیا کہ شعر وسخن کو باقاعدہ ایک فن تسلیم کر کے اس میں مزید جہتوں کی تلاش شروع ہوگئی، اہل زبان نے نت نئی تراکیب اور صنعتوں سے اس فن کو ہم پایۂ آفتاب کر دیا۔

عثمانی دور کے ایک شاعر نے کسی شادی کا مادۂ تاریخ اس طرح نکالا کہ تمام حروفِ مہمل اور تمام حروف معجم سے الگ الگ وہی شادی کی تاریخ ہی نکلتی اور ساتھ ساتھ اس کے آخری شعر میں اس تاریخ کا صراحتاً ذکر بھی موجود ہے جو کہ ایک کمال درجہ کا فن ہے۔ ایسے ہی ماضی قریب میں صنعتِ مہملہ اور معجمہ میں کثیر کتب تصنیف ہوئیں، قصائد معرضِ وجود میں آئے۔

فیضی کی ضخیم بے نقط تفسیرِ قرآن "سواطع الالہام" بھی انہی میں سے ایک ہے اس کی افادیت سے قطع نظر یہ زبان و بیان پر غیر معمولی قدرت کی ایک شاہکار تصنیف ہے اس میں ایسی تحریریں اور نظمیں لکھی گئیں جنہیں افقی طور پر پڑھئے تو مدح ہے اور عمودی طور پڑھئے تو ہجو ہے، یا انہیں عکساً وطرداً پڑھنے پر الگ الگ معنی نکلتے ہیں۔ ان نمونوں کی تعریف مقصود نہیں ہے لیکن یہ انسانی عقل کی پیداوار اور غور وفکر کا نتیجہ ہیں۔

ماضی میں ہمیں ایسے شعرا کی مثال ملتی ہے جنہوں نے اس طرح بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا کہ مکمل کلام میں یوں اسلوب رکھا کہ وہ حروف لائے

جن کا نقطہ اوپر اور ایسا کلام بھی لکھا کہ سبھی حروف کا مکمل کلام میں نقطہ نیچے کی جانب۔ بعض عمیق نظر شعرا نے صنعتِ شفتین ایجاد کی جن میں ''واصل الشفتین''، وہ صنعت جس میں کلام پڑھتے ہوئے دونوں ہونٹ مل جائیں اور ''واسع الشفتین''، وہ صنعت جس میں کلام پڑھتے ہوئے ہونٹ مل نا سکیں۔

صنعت غیر منقوط جسے اہل ادب صنعت عاطلہ، مہملہ یا پھر معرا بھی کہتے ہیں اس میں بھی شعر کہنا نہایت جان جوکھوں کا کام ہے۔ ہم اردو زبان کو دیکھیں تو اس زبان کے کل حروف ۳۶ ہیں جن میں ۱۸/ ایسے جو بغیر نقطہ کے اور ۱۸/ ہی ایسے جو نطقہ والے ہیں، بعینہٖ عربی زبان میں یہی تقسیم ہے۔ عمومی شعرا کا یہی انداز ہوتا ہے کہ ان کا مطمعِ نظر اس صنعت میں یہی ۱۸/ غیر منقوط حروف ہوتے ہیں لیکن آفرین اور قابل ستائش ہیں خورشید ناظر صاحب کہ انہوں نے زیرِ نظر کتاب ''مالکِ عالَم، سَرورِ عالَم''، میں صنعت غیر منقوط کا اس انوکھے انداز میں اِلتزام کیا کہ مکمل کتاب کی تمام محامد و نعوت میں انہوں نے اصلاً نون غنہ اور یائے معروف و مجہول کا ذکر نہیں کیا! جسے ہم اس فن پر ایک حسین تبرک سمجھیں گے۔ زیر نظر کتاب سے دو حمدیہ اشعار دیکھئے اور غور کیجیے کہ کس طرح شاعر نے اپنی پاکیزہ عقیدت رب العلیٰ کی پاک بارگاہ میں پیش کی ہے۔

ملک کا مالک ، مال کا مالک
ہر لمحہ اور سال کا مالک

کُل کا مالک ، حال کا مالک
کامل کُل احوال کا مالک

ایسے ہی نعتیہ کلام سے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں کہ کس طرح ناظر صاحب نے رسول خداختمی المرتبت علیہ السلام کی بارگاہ میں عرضی پیش کی ہے۔

امامِ عالَم ، سدا محمدؐ
علوِ مُحکَم ، سدا محمدؐ
احاد و ارحم ، سدا محمدؐ
سرورِ مُحکَم ، سدا محمدؐ
الگ مُعلَّم ، سدا محمدؐ
حَکَم مُسلَّم ، سدا محمدؐ
رسولِ مُکرَم ، سدا محمدؐ
الگ مُکرَّم ، سدا محمدؐ

سبحان اللہ کیا ہی الفاظ کا چناؤ ہے جیسے مفاہیم ومعانی کا ایک بیکراں سمندر ہو اورالفاظ وجُمل اس میں اپنی پاکیزہ بیانی کی وجہ سے غوطہ زن ہوں۔

بہرحال! چاہے نظم ہو یا نثر یا پھر کوئی بھی زبان! صنعتِ غیر منقوط پر ہر دور میں کام ہوتا رہا ہے۔نثر میں فیضی کی ''سواطع الالہام'' سے لیکر عظیم رائی کی ''دوسسر دودا ماد'' تک ہمیں یہ نایاب فن اپنا لوہا منواتا ہوا نظر آئے گا۔ایسے ہی نظم کی دنیا میں ہمیں معرّ ا نعتیہ کلام کے مشہور ناموں میں سے محمد ولی،منظر

پھلوری، کامران اعظم سوہدروی، عارف گیاوی، اشفاق چغتائی اور خورشید ناظر کے نام سرفہرست ملتے ہیں۔

مؤخر الذکر محترم خورشید ناظر ادبی افق پر ماہتابِ دو ہفتہ جیسا مقام رکھتے ہیں۔ صنعتِ غیر منقوط میں ان کی اب تک متعدد کتب شائع ہوکر ارباب علم ودانش سے داد وصول کر چکی ہیں۔ اس پیرانہ سالی میں بھی انہوں نے اپنے ذہن کو جس طرح ایک تقدیسی کام کے لیے وقف کیا ہوا ہے اِس کی ان کے معاصرین میں نظیر نہیں ملتی۔ دلی، کولکتہ اور لکھنؤ جیسے ادب کی دنیا میں نامی شہروں کے ہوتے ہوئے بھی بہاول پور جیسے ادب سے دور شہر میں جہاں اب تک سخن وادب کی صحیح خدوخال کے ساتھ سرپرستی نہیں کی گئی، اس میں اس ناپید صنعت میں خدا و مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ثنا کرنا ایک خداداد عنایت ہی کہہ سکتے ہیں۔

اس صنعت میں بابرکت اور عمدہ کام جسے ہم شعر وسخن کی دنیا میں عظیم انقلاب ہی کہیں گے، وہ کام کر کے دکھانا آسمان سے تارے توڑ لانے کے مترادف ہے۔ مزید برآں اگر وہ کام خدا تعالیٰ ورسولِ ختمی المرتبتﷺ کی شان میں ہو تو اس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔ ہمیں فخر ہے کہ یہ عظیم الشان اور مقدس خدمت ہمارے عہد کے بزرگ شاعر بہاول پور کی آن محترم خورشید ناظر صاحب اطال اللہ عمرہ کے حصہ میں آئی اور انہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود اس کام کو جس طرح سے عقیدت ومحبت کے ساتھ سرانجام دیا ہے

وہ قابلِ صد تحسین ہے۔آپ کی شاعری میں کمال درجہ کا تقدیسی حجاب اور الوہی انداز موجود ہے۔مکمل شاعری میں شعرفہی اور نکتہ رسی بتاتی ہے کہ ان کی بصارت وبصیرت نہایت عمیق و وسعت پذیر ہے۔ان کا ہر مصرعہ کلام گراں قدر جوہرِ لطیف ہے، یقیناً یہ ان کی قادرالکلامی اور زود گوئی ہی کا نتیجہ ہے کہ مشکل ترین قافیے اور پیچیدہ بحوران کی بارگاہ میں خمیدہ سر نظر آتی ہیں۔

بالغ النظر ادیب کو اُن کے کلام میں بیک وقت رنگ و آہنگ، اسلوبِ بیاں، جدت پسندی، کلاسیکی انداز و اسلوب، سوزش و تپش، جاں سپاری کی کیفیت، دلدہی اور دلداری، جذب وصداقت کا اظہار، شعورِ عشق کا ادراک، تجربات کا عکس، خلوص ومحبت کا پرتو، شعری محاسن، ذوق سخن، جدت طرازی، معانء ابلق کا حسین امتزاج، برجستگی، کہنہ مشقی اور عبقری تکلم واضح نظر آئے گا۔ناظر صاحب بلاشبہ گنجِ گراں مایہ اور خوشیدِ ادب ہیں۔ان کے کلام کو اگر مبتدی پڑھے تو رشک کرے، منتہی پڑھے کلماتِ تشکر و تحسین سے نوازے، مبصر و ناقد پڑھے تو چشمانِ سر کے سنگلاخ پتھر پگھلنے لگیں، عالم پڑھے تو فوراً تصوف کی راہ پر پہلا قدم رکھ دے۔صوفی پڑھے تو عشق حقیقی کے بیکراں سمندر میں غوطے لگائے، سالک پڑھے تو سلوک کی مزید منازل طے کرے اور عارف پڑھے تو عرفان و آگہی کے چشمے اس کی روح میں پھوٹ پڑیں۔

رہتا قلم سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت !

دعا ہے کہ اللہ کریم ناظر صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ان کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد عمران
چیئرمین شعبۂ علومِ اسلامیہ
دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

گلشنِ حمد و نعت مہکا ہے

صنعتِ غیر منقوطہ، عاطلہ، مُعرّا اور مہملہ میں شعر گوئی، خال خال شعراء کو نصیب ہوئی ہے۔ یہ صنعت گو نظم و نثر دونوں میں قدیم زمانے سے رائج ہے لیکن ان کے شعراء اور نثر نگاروں کی تعداد بہت زیادہ نہیں۔ جب میں ادب کے طالب علم کے طور پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے شعبۂ اردو میں زیرِ تعلیم تھا تو میری نظر سے انیس کا ایک مرثیہ گزرا جس نے مجھے چونکا دیا۔ اس کا یہ بند دیکھئے:

اس طرح کا والا ہم اس طرح کا سردار
اس طرح کا عالم کا ممد اور مددگار
وہ مصدرِ الہام احد اور محرم اسرار
وہ اصل اصولِ کرم اور داور و دادار
حاصل اگر اگ مردِ دل آگاہ کو مارا
مارا اگر اس کو، اسداللہ کو مارا

یہ ایک ایسا بند ہے جو صنعت عاطلہ یعنی مہملہ اور غیر منقوط کے اثر

کے تابع وجود میں آیا ہے۔ میرے نزدیک اس صنعت کے زیرِ عمل ہر تخلیق، شاعر کی فنی معراج، ذخیرۂ الفاظ خصوصاً غیر منقوط الفاظ کا ذخیرہ اورفنِ شاعری پر کامل دسترس کی آئینہ دار ہے جس کی تحسین میں بخل کسی بھی صاحبِ علم کو زیبا نہیں۔

صنائع بدائع کی وقعت واہمیت کو واضح کرنے کے لیے مشاہیرِ ادب نے مختلف انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ حالؔی اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے مقدمۂ شعروشاعری میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

''صنائع بدائع پر کلام کی بنیاد رکھنے سے اکثر معانی کا سرشتہ ہاتھ سے جاتا رہتا ہےاور کلام میں بالکل اثر باقی نہیں رہتا''

جبکہ مولانا شبلی نعمانی موازنۂ انیس ودبیر میں صنائع وبدائع کے کلام میں ورود کے بارے میں رائے دیتے ہیں:

اگرچہ اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ بعض صنائع ایسے بھی ہیں کہ اگر بے تکلفی سے آجائیں تو کلام میں حسن پیدا ہوجاتا ہےلیکن عام حالت یہ ہے کہ اکثر صنائع وبدائع شاعری اور انشاء پردازی کا دیباچۂ زوال ہے۔''

اردو ادب کی ان دونوں معتبر ترین شخصیات کی رائے میں صنائع بدائع کو بروئے کار لانے والا شاعر یانثّار اگر اعلیٰ قدرت کا حامل ہے تو وہ

صنائع کو اس طرح استعمال کرتا ہے کہ شعر کے حسن کو چار چاند لگ جاتے ہیں لیکن اس کے برعکس قدرت کا حامل تخلیق کار شعر یا نثر کے معیار پر صرف صنائع کو وقوع پذیر کرنے کی جدوجہد میں اس کے معیار سے سمجھوتہ کر لیتا ہے۔

میرے سامنے خورشید ناظر کی عنقریب منظرِ عام پر آنے والی کتاب ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' ہے۔ اس کتاب سے پہلے خورشید ناظر کی حمد و نعت کی تین غیر منقوط کتب ''وللہ الحمد''، ''ملاک و محورِ عالم محمدؐ'' اور ''حمدِ اِلٰہ و مدحِ محمدؐ'' اہلِ علم و ادب کو اپنے انداز سے متحیر کر چکی ہیں۔ ان سبھی کتب کو ادبی حلقوں میں منفرد پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ ''وللہِ الحمد'' اُن کا غیر منقوط حمدیہ مجموعہ ہے جو گیارہ سو سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہے جس میں ایک حمدیہ نظم سات سو چھیاسی (۷۸۶) اشعار پر مشتمل ہے۔ اس مجموعے میں اس طویل ترین غیر منقوط حمدیہ نظم کے علاوہ غزل کی ہیئت میں اکتالیس حمائد اور دو حمدیہ منظومات شامل ہیں۔ نامور ناقدین کی رائے ہے کہ یہ غیر منقوط حمدیہ مجموعہ تاریخِ ادب کا ضخیم ترین مجموعہ ہے۔ اسی مجموعے میں عہدِ حاضر کے معتبر ترین ناقد پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے خورشید ناظر کے بارے میں انتہائی عمدہ رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:

> ''خورشید ناظر اگر لاہور یا کراچی جیسے شہر کے متوطن ہوتے تو ان کی شہرت ادب سے لگاؤ رکھنے والے ہر کہ و مہ تک پہنچ چکی ہوتی۔ ادبی مراکز سے دُور افتادہ بہاول پور میں سکونت رکھنے اور

گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ سے ان کی نظم ونثر اپنے اردگرد کے علاقے سے نکل کر دور تک نہیں پہنچی لیکن تا بہ کے:

ے نگاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے میں
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول ، پتوں میں نہاں ہو کر

خورشید ناظر روشِ عام پر گامزن ہونے سے احتراز کرتے ہیں۔ وہ شعرائے ماضی و حال کی تقلید کرنے کی بجائے اپنا راستہ خود بناتے ہیں۔''

''وللہ الحمد'' کے بعد خورشید ناظر سے اللہ پاک اور رسول اکرمؐ کی محبت نے ''ملاک ومحورِ عالم محمدؐ'' جیسا غیر منقوط نعتیہ مجموعہ مکمل کرایا۔ یہ مجموعہ ساڑھے آٹھ سو اشعار پر مشتمل ہے جو لاجواب منظومات اور غزل کی ہیئت میں کہی گئی خوبصورت نعوت سے مکمل ہوا ہے۔ اسے اردو ادب میں دوسرا سب سے ضخیم مجموعہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور ان کے تیسرے غیر منقوط مجموعۂ حمد ونعت کا نام ''حمدِ اِلٰہ و مدحِ محمدؐ'' ہے۔ اس مجموعہ کی انفرادیت یہ بھی ہے کہ یہ بیک وقت صنعتِ غیر منقوط کے ساتھ ساتھ صنعتِ توشیح کے زیرِ اثر وجود میں آیا ہے۔ اس مجموعے میں اللہ پاک اور ہمارے آقا محمدؐ کے اُن اسمائے پاک کی غیر منقوط توشیح کی گئی ہے جو غیر منقوط ہیں۔ اس مجموعے میں شاعر نے اپنی مشاقی کا یوں بھرپور طریقے سے مظاہرہ کیا ہے کہ دونوں ذواتِ عظیم کے ہر اسمِ پاک پر کم از کم دو دو غیر منقوط توشیحات کا حسن بصد ادب

نچھاور کیا ہے اور بعض اسمائے پاک کی دو سے زیادہ بار غیر منقوط توشیحات کا نذرانہ پیش کیا گیا ہے۔

خورشید ناظر بہر لحاظ منفرد شاعر ہیں۔ اُن کی شعری تخلیقات کا جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ اُن کی ہر کتاب اُردو ادب کی پوری تاریخ میں اب تک تخلیق ہونے والی شاعری سے بالکل مختلف ہے۔ میں نہایت عاجزی سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اُن کی کوئی کتاب اُٹھا لیجئے، آپ کو پورے اردو ادب میں اُن کی اُس کتاب کی ہمسری کرتی ہوئی کوئی بھی کتاب دکھائی نہیں دے گی۔ صنعتِ غیر منقوط کے زیرِ عمل اُن کی زیرِ نظر کتاب سمیت چار مجموعہ ہائے کلام منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ اس طرح کوئی بھی شاعر اُن کے برابر غیر منقوط شعر نہیں کہہ سکا بلکہ میری معلومات کے مطابق اُن کا حمدیہ مجموعہ ''وللہ الحمد'' ہی اس مشکل ترین صنعت میں ہر لحاظ سے ہر اک سے آگے ہے۔ میرے مطالعے کے مطابق سید انشاء کا مختصر دیوانِ غزل اور مختصر رسالہ ''سلک گوہر'' غالباً اردو میں غیر منقوط کلام کی اوّلیں مثالیں ہیں لیکن وہ بھی تین سو اشعار کی حد عبور نہیں کر سکے۔ اس صنعت کو اپنے اشعار میں برتنے کے سلسلے میں نامور مرثیہ نگار سلامت علی دبیر نے اپنی فنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تقریباً پانچ سو اشعار کہے جبکہ خورشید ناظر کے حمدیہ مجموعے میں شامل ''مرا اللہ، مرا ہادی، مرا مولا'' (حمدِ مسلسل) ایک ایسی غیر منقوط نظم ہے جسے شاعرِ باکمال نے سات سو چھیاسی اشعار سے مکمل کیا ہے اور یہ مجموعہ گیارہ

سو سے زیادہ اشعار کا ہدیہ لے کر اللہ پاک کے حضور پیش ہوا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ خورشید ناظر کی غیر منقوطہ شاعری پر الگ سے ایک مفصّل مضمون لکھوں اس لیے میں زیرِ نظر مجموعۂ حمد و نعت (غیر منقوطہ) کے سلسلے میں اپنی مختصر گزارشات کے اختتام کی طرف آتا ہوں۔

خورشید ناظر کا یہ مجموعہ ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' کے نام سے منظرِ عام پر آیا ہے۔ یہ مجموعہ شاعر کے دیگر غیر منقوط مجموعوں سے اس لحاظ سے بالکل مختلف ہے کہ اس میں شامل نعوت وحمائد میں انھوں نے نون غنہ (ں) اور یائے معروف و مجہول کا استعمال نہیں کیا جس کی وجہ کا ذکر انھوں نے اس مجموعے میں شامل تحریر ''اپنی بات'' میں کر دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اس بار بھی اُن کے قارئین اُن کے حبِ اللہ اور حبِ رسولؐ کے انداز کو بے حد پسند فرمائیں گے اور اپنی تحسین کے ذریعے انھیں اپنے اس پاکیزہ ترین سفر میں آگے بڑھنے کا حوصلہ عطا کریں گے۔ میں شاعر اور آپ سب کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ آپ سب کے دلوں کو اس گلشن کی خوشبو سے ہمیشہ مہکائے رکھیں۔ (آمین)

پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی
شعبۂ اردو، مصنف، کالم نگار، مرتب، ناقد

کھُل گیا ہے دریچہ خوشبو کا

اللہ اور رسول اللہؐ سے محبت ہر مسلمان کا احسن ترین عمل شمار کیا جاتا ہے اور اس محبت کو توشۂ آخرت کا درجہ حاصل ہے۔ ان کریم اور رحیمؐ ذاتوں سے محبت کرنا اور پھر اس محبت کا عمدہ ترین انداز میں اس طرح اظہار کرنا کہ یہ ایک طرف تو اہلِ ایماں کے لیے رشک کا وسیلہ بنے تو دوسری طرف اس راہ کے مسافر پر خوش نصیبی اور بے بہا عطا کا مسلسل دروازہ کھلا رکھے۔ میں خورشید ناظر صاحب کو ان چند خوش نصیب لوگوں کو شمار کرتی ہوں جنھوں نے اس روشنی اور خوشبو کو اپنے نصیبوں میں لکھوالیا ہے۔ خورشید ناظر صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا ہر باشعور شخص میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ ان کی کتابوں کا تسلسل اور اللہ اور سولؐ سے اُن کا اظہارِ محبت کسی طرح بھی عمومی نہیں بلکہ میں اسے خصوصی قرار دیتی ہوں۔ میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ خورشید صاحب کو یہ حیران کن صلاحیت عطا کی گئی ہے جس کا اظہار وہ اپنی تحریروں میں شکرانے کے ساتھ کرتے رہتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ وہ عطا کی

اس پُر نور منفرد خوشبو کو زندگی بھر اپنی سانسوں میں بسا کر اپنے ذہن کو منور و معطر کرتے رہیں اور اپنے اس قابلِ رشک سفر کو مسلسل آگے بڑھاتے ہوئے اپنے قارئین کو اس خوشبو اور روشنی سے روشناس کراتے رہیں۔ خورشید ناظر صاحب خوش نصیب ہیں اور اُن کے سبھی ہم سفر بھی اُن کی اس خوش نصیبی میں اُن کے حصہ دار ہیں۔

میرے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ میرے مرحوم شوہر سید محمد نسیم جعفری صاحب بھی اُن کے اس سفر میں، ہم سفر رہنے کو ہمیشہ موجبِ سعادت کہتے اور خورشید ناظر صاحب کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھتے تھے۔ ہم سب اس پاکیزہ ترین رشتے کا احترام کرتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خورشید ناظر صاحب اپنے اس منفرد کام کو پوری توانائی کے ساتھ آگے بڑھاتے رہیں اور ہم تک عطا کی یہ انوکھی خوشبو تواتر کے ساتھ پہنچتی رہے۔

اُن کی اب منظرِ عام پر آنے والی کتاب ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' اُن کی غیر منقوط حمدیہ اور نعتیہ شاعری کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعے کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ یہ اُن غیر منقوط الفاظ سے مکمل کیا گیا ہے جس میں نون غنہ، یائے معروف اور یائے مجہول کے استعمال سے بھی اجتناب کیا گیا ہے جس کے باعث شاعر کی فنِ شاعری اور خصوصاً غیر منقوط شاعری میں حیران کن مہارت کا اظہار ہوتا ہے۔ خورشید ناظر صاحب شاعری اور نثر دونوں میں یکساں مہارت رکھتے ہیں اور اپنی متعدد کتب کے ذریعے اہلِ علم سے سند

تصدیق و تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ میں نے کچھ عرصہ قبل اُن سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ کسی نثری کتاب پر کام کریں۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ وہ ایک ایسی نثری کتاب پر کام کر رہے ہیں جس میں اللہ کریم کی ذاتِ والا صفات کے سلسلے میں ذہن میں آنے والے سوالات کے قرآن کریم میں سے جوابات حاصل کر کے وہ اس خوشبو بھری روشنی کو ہم تک پہنچائیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کریم انھیں اس اہم کام میں کامیابی عطا فرمائے اور اس زیرِ ترتیب کتاب سے اُن کے قارئین اپنے اذہان کو مہکا سکیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اگر یہ کتاب منظرِ عام پر آتی ہے تو یہ بھی اُن کے دیگر منفرد کاموں میں ایک اہم اضافہ ہوگا۔

نجمہ جعفری
ماہرِ تعلیم، دانشور
بانی و سربراہ ایلپائنا اسکولز اینڈ کالجز

خورشید ناظر کی دیگر کتب

- کلامِ فرید اور مغرب کے تنقیدی رویّے (تنقید)
(صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ یافتہ)
- ہر قدم روشنی (سفرنامۂ حج)
- خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ (تنقید)
- بلغ العلیٰ بکمالہٖ (ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل منظوم سیرت پاک ﷺ)
- منظوم "شرح اسماء الحسنیٰ" (دو ہزار ایک سو اشعار)
- حسنت جمیع خصالہٖ (حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منفرد منظوم شرح)
- وللہِ الحمد (حمدیہ کلام جس کے کسی لفظ پر کوئی نقطہ نہیں)
- توشیحِ اسماء الحسنیٰ
- ہر قدم روشنی (اشاعتِ دوم مع اضافہ احوالِ عمرات بعد از حج)
- توشیحِ اسمائے محمد ﷺ
- مِلاکِ وَمحورِ عالم محمدؐ (نعتیہ کلام جس کے کسی لفظ پر کوئی نقطہ نہیں)
- کشف الدجیٰ بجمالہٖ (آزاد نظم کی ہیئت میں لکھی جانے والی اوّلیں سیرت پاک ﷺ)
- حمدِ الٰہ و مدحِ محمدؐ (صنعتِ توشیح و غیر منقوط میں ہدیۂ حمد و نعت)
- زیرِ ترتیب : نثری کتاب اور شعری مجموعہ



جنابِ خورشید ناظر کا شمار اردو کے اُن معدودے چند شعراء میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنی بے مثل قادرالکلامی اور بے پناہ تخلیقی وفور کے ذریعے اردو حمد و نعت کو ایک ایسی جہت عطا کی ہے جہاں مودّت و عقیدت اپنی تمام تر نیرنگی و نازک خیالی کے ساتھ فن کارانہ اظہار میں ڈھل گئی ہیں۔ یقیناً ایسا بہت کم دیکھنے میں آتا ہے کہ جہاں لفظ اور خیال ایک نقطۂ اتصال بناتے اور ایک ناگزیر رشتے میں بندھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس انداز کی چابک دستی ہر صنفِ شعر کی بنیادی ضرورت ہے تاہم حمد اور نعت اس حوالے سے زیادہ احتیاط اور توجہ کی متقاضی ہوتی ہیں کہ عقیدت کا انداز بھی قائم رہے اور شعری حسن پر بھی حرف نہ آئے۔ جنابِ خورشید ناظر کا زیرِ نظر شعری مجموعہ ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' ایک ایسا ہی منفرد شعری کارنامہ ہے۔

جنابِ خورشید ناظر بہاول پور سے تعلق رکھنے والے سینئر شاعر اور ادیب ہیں۔ اُن کے اب تک کئی نثری کتب کے علاوہ نو سے زیادہ شعری مجموعہ ہائے کلام اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ یہ قابلِ فخر بات ہے کہ حمد اور نعت گوئی اُن کا شعری اختصاص ہے۔ انھوں نے اپنے منفرد موضوعات اور بیان کے متنوع پیرائیوں کے ذریعے حمد و نعت گوئی کو اعتبار بخشا ہے۔ جہاں وہ موضوعات کی تلاش میں اپنے تخیّل اور وجدان کو بروئے کار لاتے ہیں وہاں انھوں نے بیان کے لیے بھی ایک مشکل میدان منتخب کیا ہے۔ مثال کے طور پر ان کا حمدیہ مجموعہ ''وللہ الحمد'' اور نعتیہ مجموعہ ''ملاک و محورِ عالم محمدؐ'' صنعتِ غیر منقوط میں تخلیق کیے گئے ہیں جب کہ ان کا حمد و نعت کا ایک اور مجموعہ ''حمدِ الٰہ و مدحِ محمدؐ'' صنعتِ توشیح اور صنعتِ غیر منقوط دونوں میں شائع ہوا ہے۔ ان دونوں مشکل اور کٹھن محاسنِ شعری کو فنی پختگی سے استعمال کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہو سکتی۔ یہ کام صرف اور صرف ایک قادرالکلام استاد شاعر ہی انجام دے سکتا ہے اور یقیناً خورشید ناظر اردو کے استاد شعرا میں شمار کیے جاتے ہیں۔

اب اُن کا نیا مجموعۂ حمد و نعت ''مالکِ عالم، سرورِ عالمؐ'' بھی اسی صنعت غیر منقوط میں ان کی فن کارانہ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہاں انھوں نے مزید احتیاط یہ برتی ہے کہ نون غنہ (ں) اور یائے معروف و مجہول (ی، ے) کو بھی منقوط حروف مان کر ان کے استعمال سے گریز کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اردو ادب میں خورشید ناظر سے زیادہ غیر منقوط حمدیہ و نعتیہ اشعار کسی اور شاعر کے حصے میں نہیں آئے۔ نیز ایسا مجموعہ کلام جس میں نون غنہ (ں) اور یائے معروف و مجہول (ی، ے) کو بھی منقوط مان کر شعر کہے گئے ہوں اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ میرا خیال ہے کہ یہ کتاب اپنے فن کارانہ اظہار کے حوالے سے اردو ادب میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوگی۔

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر **اطہر محبوب**
وائس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور